بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ترجمان

"تیری عاجزانہ راہیں اس کو پسند آئیں"
(الہام المسیح الموعودؑ)

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی"
(المصلح الموعودؓ)

ماہنامہ خالد ربوہ

جلد ۲۰ | نبوت ۱۳۵۲ھش | شمارہ ۱

نومبر ۱۹۷۳ء

ایڈیٹر
محمد شفیق قیصر

فہرست

پبلشر: محمد شفیق قیصر
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دفتر ماہنامہ خالد۔ دارالصدر جنوبی ربوہ
سالانہ چندہ ۶ روپے : قیمت فی پرچہ ۷۵ پیسے

اداریہ

انتخاب صدر

اس سال سالانہ اجتماع کے موقعہ پر آئندہ دو سال کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ کے صدر کا انتخاب ہوا۔ مجلس شوریٰ کے نمائندگان نے قواعد کے مطابق حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں تین ناموں کی سفارش کی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اجتماع میں اپنے ولولہ انگیز خطاب کے آخر میں مکرم عطاء المجیب صاحب راشد مبلغ انگلستان کی منظوری کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

"آپ نے مجلس شوریٰ میں آئندہ دو سالی کیلئے صدر مجلس خدام الاحمدیہ کے متعلق اپنی آراء کا اظہار کیا۔ مکرم ابوالعطاء صاحب جن کو میں نے اپنی طرف سے بطور نمائندہ اس انتخاب کیلئے بھجوایا تھا ان کی رپورٹ کے مطابق مرزا غلام احمد صاحب ایم اے کو ۲۰۴ ووٹ ملے ہیں اور مکرم لئیق احمد صاحب طاہر ۲۷۶ ووٹ ملے ہیں اور مکرم عطاء المجیب صاحب کو ۳۴۲ ووٹ ملے ہیں۔ آپ کی رائے کے مطابق ہی میں فیصلہ دیتا ہوں اور عطاء المجیب صاحب کو آئندہ دو سال کیلئے خدام الاحمدیہ کا صدر منتخب کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور خدام الاحمدیہ کو عملی میدان میں آگے سے آگے لیجانے کی توفیق عطا کرے۔ ہمارے حمید اللہ صاحب نے بڑی محنت سے، بڑی جانفشانی سے، بڑے خلوص سے اور میں سمجھتا ہوں نتائج کے لحاظ سے بڑی دعاؤں کے ساتھ، بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ اپنی ذمہ داریوں کو نبھایا ہے اللہ تعالیٰ انہیں احسن جزا دے آمین۔ اور اللہ تعالیٰ بعد میں آنے والوں کو یہ سمجھ عطا کرے کہ ایک جگہ ٹھہرنا جماعت احمدیہ اور ہماری دوسری تنظیموں کی موت و ہلاکت ہے۔ ہمارا ہر قدم نہ پیچھے ہٹنا چاہیئے نہ ٹھہرا ہونا چاہیئے کیونکہ ہم آگے ہی آگے بڑھنے کیلئے پیدا ہوتے ہیں کسی ایک جگہ ٹھہرنے کیلئے نہیں بنائے گئے۔ عطاء المجیب صاحب اور ان کے بعد آنے والوں کو اللہ تعالیٰ یہ سمجھ عطا فرمائے اور وہ دن رات ایک کر کے مجلس کی کارکردگی کو بہتر سے بہتر بنانے کی سعی بھی کریں اور دعائیں بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی کو مساعی مشکور بنائے، ان میں برکت ڈالے ڈالے اور کامیابی عطا فرمائے۔"

(عبدالباسط شاہد)

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے اکتیسویں ۳۱ بابرکت سالانہ اجتماع کا افتتاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا بصیرت افروز افتتاحی خطاب اور اجتماعی دعا

مورخہ ۲ نبوت ۱۳۵۲ہش (مطابق ۲ نومبر ۱۹۷۳ء)

بروز جمعۃ المبارک خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا اکتیسواں سالانہ بابرکت اجتماع اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی رحمتوں کے درمیان سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے زندگی بخش افتتاحی خطاب اور اجتماعی دعا کے ساتھ شروع ہوا۔ حضور ایدہ اللہ نے اس امر پر اظہار خوشنودی فرمایا کہ خدام احمدیت ملک کے طول و عرض سے کثرت سے اور بڑے ذوق و شوق کے ساتھ اپنے مرکزی اجتماع میں شریک ہوئے ہیں۔ حضور نے اپنے بصیرت افروز افتتاحی خطاب میں خدام کو یہ زریں نصیحت فرمائی کہ وہ اپنے آپکو بنی نوع انسان کی خدمت، ہمدردی اور بھلائی کیلئے وقف کر دیں کیونکہ خیر امت ہونے کے لحاظ سے امت مسلمہ کو نوع انسان کی خدمت ہی کیلئے پیدا کیا گیا ہے لیکن اس فریضہ کو ادا کرنے کے لیے ضروری ہے کہ احمدی نوجوان اپنی تمام جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور روحانی استعدادوں اور صلاحیتوں کو نشوونما کے کمال تک پہنچانے کیلئے ہر ممکن کوشش کریں۔ حضور نے فرمایا خیر امت ہونے کے لحاظ سے تم نے ہر میدان میں دوسروں سے آگے نکلنا ہے لیکن اپنی خادمانہ حیثیت کو کبھی فراموش نہیں کرنا۔ تم سچی ہمدردی اور بے لوث خدمت کے ساتھ دنیا کے قلوب اسلام کیلئے جیتو اور انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرنے کیلئے اپنی تمام کوششوں کو وقف کر دو۔ حضور نے اپنے اس ولولہ انگیز خطاب سے پیشتر پنڈال سے باہر تشریف لیجا کر لوائے خدام الاحمدیہ اپنے دست مبارک سے لہرایا۔

امسال کے اجتماع کو یہ خصوصیت بھی حاصل ہے کہ حضور ایدہ اللہ کی خواہش اور تحریک کے تحت ۶۶۲ خدام ملک کے طول و عرض سے سائیکلوں پر سفر کر کے اپنے مرکز میں تشریف لائے۔ ان میں کراچی اور سندھ جیسے دور دراز جیسے علاقے بھی شامل ہیں جہاں سے خاصی تعداد میں خدام سائیکلوں کے ذریعہ آئے۔ ربوہ کے ۲۲ سائیکل ان کے علاوہ ہیں جن کی رجسٹریشن کی گئی۔

امسال اجتماع کے افتتاحی اجلاس میں شرکت کرنے والے خدام کی تعداد میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے سال گذشتہ کی نسبت بہت خوشکن اضافہ ہوا ہے۔ گذشتہ سال پہلے روز بیرونی مجالس کے ۷۴۵ خدام اجتماع میں شامل ہوئے تھے لیکن اس دفعہ پہلے روز ہی ان کی تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۲۱۹۹ تک پہنچ گئی جو ملک کی ۵۰۵ مجالس کی نمائندگی کرتے ہیں اور ابھی خدام و اطفال کا سلسلہ برابر جاری ہے

حسبِ سابق امسال بھی یہ اجتماع تعلیم الاسلام کالج کی جنوبی جانب وسیع میدان میں منعقد ہوا۔ اس سے ملحق تعلیم الاسلام ہائی سکول کے سامنے کے میدان میں اطفال الاحمدیہ کا اجتماع بھی شروع ہوا اس میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملک کے تمام حصوں سے احمدی بچے اپنے مربیوں کے ہمراہ شریک ہوئے۔

مقامِ اجتماع میں خدام نے مقررہ قطعات میں خیمے نصب کئے۔ ساڑھے گیارہ بجے محترم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس مرکزیہ نے معائنہ فرمایا جبکہ خدام اپنے وہ رومال پہنے ہوئے تھے جو بطور نشان حضور نے ان کیلئے مقرر فرمائے ہیں۔ نماز جمعہ کے بعد تمام خدام و اطفال مقامِ اجتماع میں جمع ہونے شروع ہو گئے۔ حتیٰ کہ جب پونے چار بجے شام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ تشریف لائے تو خوبصورت شامیانوں اور قناتوں سے تیار کردہ وسیع و عریض پنڈال جس کے رقبہ میں سال گزشتہ کی نسبت خاصہ اضافہ کیا گیا تھا سامعین سے پُر ہو چکا تھا اور ابھی مزید خدام اور ان کے علاوہ انصار صاحبان بھی کثرت کے ساتھ تشریف لا رہے تھے۔ جب حضور ایدہ اللہ بنصرہ تشریف لائے تو مجلس مرکزیہ کے مہتممین نے صدر محترم کے ہمراہ آگے بڑھ کر حضور کا پُرتپاک خیر مقدم کیا۔ حاضرین نے پُرجوش اسلامی نعرے بلند کر کے حضور کے ساتھ اپنی والہانہ عقیدت و محبت کا اظہار کیا۔

کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ جو کہ مکرم لئیق احمد صاحب طاہر سابق مبلغ انگلستان نے کی۔ بعد ازاں حضور نے خدام سے اُن کا عہد دُہرایا اور پھر صدر مجلس اور مرکزی مہتممین کے ہمراہ حضور نے پنڈال سے باہر تشریف لیجا کر اپنے دستِ مبارک سے لوائے خدام الاحمدیہ لہرایا جو ایک بہت بلند پول کے ساتھ بندھا ہوا تھا۔ اس دوران جملہ حاضرین کھڑے رہے اور زیرِ لب دعاؤں میں مصروف رہے اور سٹیج پر سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار پڑھے جاتے رہے۔ اس موقع پر جناب صدر صاحب مجلس مرکزیہ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں وہ رومال پیش کیا جو حضور نے بطور علامت خدام کے لئے مقرر فرمایا ہے اور جو اکثر خدام نے پہن رکھا تھا۔ حضور نے اسے قبول فرمایا اور پھر خود بھی اسے پہن کر خدام کو اعزاز بخشا۔

حضور کے سٹیج پر واپس تشریف لانے کے بعد عزیز فضل احمد صاحب (ابن مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب) نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم کے چند اشعار خوش الحانی کے ساتھ پڑھے جس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا بصیرت افروز خطاب شروع فرمایا۔

حضور نے تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد کُنتُم خَیرَ اُمَّةٍ اُخرِجَت لِلنَّاسِ کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ قرآن کریم کی آیہ کریمہ کے اس حصہ میں دو باتیں بیان کی گئی ہیں (۱) اُمتِ مُسلمہ خیرِ اُمت ہے (۲) اُمتِ مُسلمہ نوعِ انسان کی خدمت کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ حضور نے اپنے خطبہ جمعہ کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ خیر اُمت میں ان دو بنیادی صفات کا ہونا ضروری ہے (۱) وہ اپنی خداداد صلاحیتوں اور استعدادوں کو صحیح اور پوری نشوونما کے ذریعہ کمال تک پہنچانے کی کوشش کرے (۲) وہ قرآنِ عظیم کی تعلیم کو سمجھے، اس پر عمل کرتی اور

سالانہ اجتماع 1352 ہش / 1973ء کے پہلے دن حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تشریف آوری کے موقع پر مہتممین مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ حضور کا استقبال کر رہے ہیں۔

قیادت ہائے اضلاع

مجالس خدام الاحمدیہ کے مقابلہ کارکردگی

52 - 1351 ہش — 73 - 1972ء میں

اول ضلع کراچی کے قائد مکرم منظور احمد صاحب شاد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ٹرافی حاصل کر رہے ہیں

دوم ضلع تھرپارکر کے قائد مکرم چوہدری منور احمد صاحب خالد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے سند خوشنودی حاصل کر رہے ہیں

سوم ضلع لاہور کے قائد مکرم ملک منور احمد صاحب جاوید حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے سند خوشنودی حاصل کر رہے ہیں

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ
کے اکتیسویں (31) سالانہ اجتماع
1352 ھش/ 1973ء کے موقع پر سیدنا
حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے افتتاحی
خطاب میں فرمایا:

''تم امت مسلمہ کے افراد ہو۔ خیرامت
ہونے کے لحاظ سے تم نے ہر میدان
میں دوسروں سے آگے نکلنا ہے اور
اپنی تمام صلاحیتوں کی نشوونما کو
اس کی معراج تک پہنچانا ہے۔ لیکن
اپنی خادمانہ حیثیت کو ہمیشہ پیش نظر
رکھو کیونکہ تم دنیا کی سچی اور
بے لوث خدمت کے لئے پیدا کئے گئے ہو''
(الفضل 4 نبوت 1352 ھش)
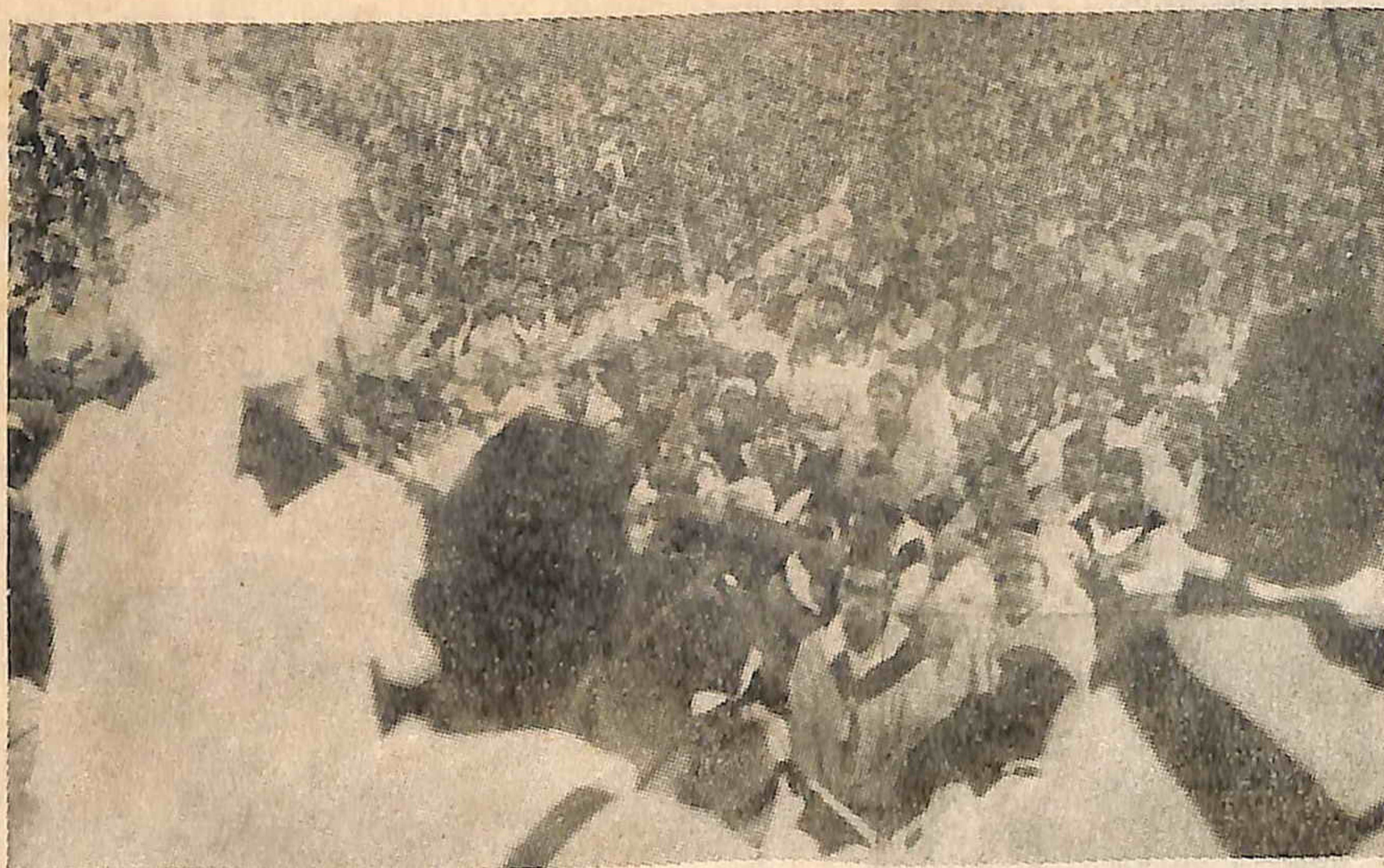
خدام اپنے آقا کا خطاب سن رہے ہیں

دوسروں سے بھی عمل کروانے کی کوشش کرتی

حضور نے اس سلسلے میں خدام کو ان کی اہم دینی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ ان ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے ضروری ہے کہ خدام کی جسمانی اور ذہنی صلاحیتیں پوری طرح نشوونما پائیں اور وہ ہر قسم کی تنگی اور سختی برداشت کرنے کے عادی ہوں اسی صورت میں وہ دین کی خاطر قربانی کر سکتے ہیں اور بنی نوع انسان کی خدمت اور ہمدردی اور اشاعتِ قرآن عظیم کے سلسلے میں اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے قابل بن سکتے ہیں

حضور نے جسمانی صحت کی اہمیت کے سلسلے میں سائیکل چلانے کی ورزش کو بہت ضروری اور اہم قرار دیا اور اپنی اس تحریک اور خواہش کا پھر اعادہ فرمایا کہ زیادہ سے زیادہ خدام کو سائیکل چلانا چاہیئے۔ اس سے صحت بھی برقرار رہے گی وقت بھی ضائع نہیں ہوگا اور دیگر کئی فوائد سے بھی وہ متمتع ہوں گے۔ اس ضمن میں حضور نے اس امر پہ خوشنودی کا اظہار فرمایا کہ اس اجتماع میں ۶۶۲ خدام ایسے ہیں جو سائیکلوں پر سفر کر کے ربوہ پہنچے ہیں۔ ان میں کراچی اور سندھ جیسے دُور دراز علاقوں کے خدام بھی شامل ہیں۔ حضور نے فرمایا ایسے احمدی سائیکل سواروں کی تعداد بہت جلد ایک لاکھ تک پہنچ جانی چاہیئے جو ۱۰۰ میل تک روزانہ سائیکل کا سفر کر سکیں۔ اسی طرح غلیل رکھنے اور اس کا نشانہ سیکھنے کی بھی حضور نے تحریک فرمائی۔ حضور نے فرمایا تم امتِ مسلمہ کے افراد ہو۔ خیرامت ہونے کے لحاظ سے تم نے ہر میدان میں دوسروں سے آگے نکلنا ہے اور اپنی تمام صلاحیتوں کی نشوونما کو اس کی معراج تک پہنچانا ہے لیکن اپنی خادمانہ حیثیت کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھو کیونکہ تم دُنیا کی سچی اور بے لوث خدمت کے لئے پیدا کئے گئے ہو۔ تم نے اسی خدمت کے ذریعہ دُنیا کے قلوب کو اسلام کے لئے جیتنا ہے۔ اور اسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرنا ہے سو اپنی تمام صلاحیتوں کو پوری طرح نشوونما دیکر انہیں اس خدمت اور قربانی کے لئے وقف کر دو۔

حضور کی یہ ولولہ انگیز تقریر کم و بیش ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ بالآخر چار بج کر بچپن منٹ پہ حضور کا یہ بصیرت افروز خطاب ختم ہوا۔ تقریر کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی اور پھر نعرہ ہائے تکبیر کے درمیان حضور واپس تشریف لے گئے اور اجتماع کی کارروائی پروگرام کے مطابق رات گئے تک جاری رہی ؎

سبکدوشی اور درخواست دعا

رسالہ "خالد" کے مدیر مکرم مولانا عبدالباسط صاحب شاہد ایک سال تک بڑی محنت اور اخلاص سے "خالد" کی ادارت کے کام کو سرانجام دیتے رہے اب آپ عملی میدان میں تشریف لیجا رہے ہیں۔ قارئین "خالد" سے درخواست ہے کہ ان کے لئے دُعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان کی خدمات کو قبول فرمائے اور بیش از بیش خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔

(ادارہ)

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے اکتیسویں سالانہ اجتماع کے اختتامی اجلاس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا خدام سے خطاب

تم ساری دنیا کی خدمت اور بھلائی کیلئے پیدا کئے گئے ہو اپنے اس مقام کو ہمیشہ پیش نظر رکھو!

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا اکتیسواں سالانہ مرکزی اجتماع غیر معمولی کامیابیوں، برکتوں اور فضلوں کے درمیان ۱۲ نومبر کی شام کو بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوگیا۔ اختتامی اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے خدام احمدیت سے جو زندگی بخش خطاب فرمایا اس کا لفظ لفظ ایسا تھا جو قلوب میں اُترا جا رہا تھا اور غلبۂ اسلام کی عظیم آسمانی بشارت پر نیا اور تازہ ایمان پیدا کر رہا تھا دلوں کے زنگ دُور ہو رہے تھے اور پورے مجمع پر وجد کی کیفیت طاری تھی۔ سامعین جن سے پنڈال پُر تھا بار بار پُرجوش اسلامی نعروں کے ساتھ اپنے خلوص و عقیدت کا اظہار کرتے رہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ میں غلبۂ اسلام کی جس عظیم مہم کی اور اس کے نتیجہ میں اسلام کے جس عالمگیر انقلاب عظیم کی بشارت دی تھی اس کا آغاز حضرت مہدی معہود علیہ السلام کی بعثت کے ساتھ ہو چکا ہے۔ یہ مہم پورے عروج پر ہے، بگل بج چکا ہے، آسمان سے آواز بلند ہو چکی ہے کہ تمام ادیانِ باطلہ پر اسلام کے غلبہ کا وقت قریب سے قریب تر آرہا ہے۔ حضور نے فرمایا تم اس عظیم آسمانی مہم میں پوری ہمّت اور جوش کے ساتھ حصہ لو اور کنتم خیر امّۃ اُخرجت للنّاس کے ارشادِ خداوندی کے مطابق اپنی تمام صلاحیتوں کو بنی نوع انسان سے سچّی اور بے لوث ہمدردی کے لئے وقف کر دو۔ دُعاؤں پر زور دو اور جماعت کے ہر طبقہ کی ایسے رنگ میں تربیت کرو کہ ان میں سے ہر ایک اسلام کا جانباز سپاہی ثابت ہو۔

حضور ایدہ اللہ نے اس امر پر اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کیا کہ خدام کا یہ اجتماع بہت سی کامیابیوں اور برکتوں سے معمور رہا۔ حضور نے اپنی تقریر کے اختتام پر یہ اعلان بھی فرمایا کہ اس دفعہ خدام الاحمدیہ کے اجتماع کے موقع پر خدام کی مجلس شوریٰ نے اپنے نئے صدر کے انتخاب کے سلسلے میں بطور سفارش جس رائے کا اظہار کیا ہے مَیں اسے منظور کرتے ہوئے مکرم مولوی عطاء المجیب صاحب راشد کو خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا دو سال کیلئے صدر مقرر کرتا ہوں اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ حضور نے اس موقع پر خدام الاحمدیہ کے سابق صدر محترم چوہدری حمید اللہ صاحب کی خدمات کو سراہتے ہوئے فرمایا کہ انہوں نے بہت ہمّت، محنت، جانفشانی اور خوش اسلوبی

کے ساتھ صدارت کی اہم ذمہ داریوں کو نبھایا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ بعد ازاں حضور نے مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ کو علم انعامی عطا فرمایا کیونکہ وہ اپنی کارکردگی کے لحاظ سے اوّل رہی ہے۔ کارکردگی کے لحاظ سے مجلس اطفال حلقہ سوسائٹی کراچی دوم اور مجلس اطفال کنری سندھ سوم رہی ہے۔

مجالس خدام الاحمدیہ کی کارکردگی کے لحاظ سے ضلع کراچی اوّل، ضلع تھرپارکر دوم اور ضلع لاہور سوم قرار پائے ہیں۔ حضور نے ان مجالس کے عہدیداروں کو نیز فضل عمر درس القرآن کلاس میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے خدام کو مصافحہ کا شرف بخشا اور انہیں اسنادِ خوشنودی عطا فرمائیں۔

اس کے بعد مکرم منیر احمد صاحب جاوید لاہور نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا جس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا بصیرت افروز خطاب شروع فرمایا۔

حضور نے اپنے خطاب کے آغاز میں اس امر پہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا یہ سالانہ اجتماع بہت سی خوشیوں اور کامیابیوں کے اکٹھا ہو جانے کی وجہ سے بڑا ہی کامیاب رہا ہے۔

اس کے بعد حضور نے فرمایا کہ ماضی قریب میں مَیں نے جماعت میں سائیکل چلانے کی جو تحریک کی تھی اس کے نتیجہ میں ایک طرف کراچی اور سندھ سے اور دوسری طرف راولپنڈی سے اور تیسری طرف سیالکوٹ کی طرف سے بہت سے خدام سائیکلوں پر لگاتار ۸۰ اور ۱۰۰ میل کے درمیان روزانہ مسافت طے کر کے لمبے اس اجتماع میں شامل ہوئے۔

حضور نے فرمایا کہ اس دفعہ مجلس شوریٰ کے موقع پر مَیں نے یہ تحریک بھی کی تھی کہ سائیکلوں پر ایسے وفود کی تشکیل کی جائے جو اپنے اپنے ضلع کے ہر شہر، گاؤں اور قصبہ تک پہنچ کر ان سے رابطہ قائم کریں اور ان کی تکالیف اور مشکلات کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ اس مہم میں ضلع سرگودھا اوّل آیا ہے جس کے خدام نے ضلع کے کل ۱۰۷۸ دیہات میں سے ۱۰۲۹ دیہات سے رابطہ قائم کیا۔ ضلع تھرپارکر (سندھ) دوم رہا جو ۱۷۰۳ گاؤں میں سے ۴۰۹ گاؤں تک پہنچا۔ حضور نے اس سلسلہ میں ضلعوار تفصیلی رپورٹ بیان فرمائی اور جو اضلاع اس مہم میں پیچھے رہے ہیں انہیں تحریک فرمائی کہ وہ بھی اس میں پوری طرح حصہ لیں۔ اس مہم میں اوّل رہنے والے ضلع سرگودھا کے قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کو حضور نے ایک ہزار روپیہ انعام عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ یہ انعام مبارک کرے۔

حضور نے خدام الاحمدیہ کے اجتماعوں میں حاضری کے گوشوارہ کا ذکر کرتے ہوئے اس امر پہ بھی خوشنودی کا اظہار فرمایا کہ جہاں ۱۹۶۹ء میں سالانہ اجتماع میں شامل ہونیوالے خدام کی تعداد ۲۵۰۰ تھی وہاں امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۴۲۲۹ خدام اس میں شریک ہوئے ہیں گویا قریباً دوگنی تعداد ہو گئی۔ الحمد للہ

اسکے بعد حضور نے کنتم خیر امۃ اخرجت للناس

کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے اُمّتِ مُسلمہ کو صرف خیر اُمّت ہی نہیں بلکہ اُخرجت للنّاس بھی قرار دیا ہے جس کے معنے یہ ہیں کہ جس طرح اللہ تعالیٰ رب العالمین ہے اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین ہیں اسی طرح اُمّتِ مُسلمہ بھی پوری دنیا کی بھلائی، ہمدردی اور مدد کیلئے پیدا کی گئی ہے اور اس بھلائی کا آخری جلوۂ کمال یہ ہے کہ پوری دنیا اُمّتِ واحدہ بن کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیگی۔ اس مہم کا آغاز رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ساتھ ہوا اور اسکی انتہائی کامیابی اور عروج خود حضورؐ کی بشارت کے ماتحت مہدی معہودؑ کی بعثت کے ساتھ وابستہ تھی۔ یہ بعثت ایسے زمانہ میں ہوئی جبکہ تمام باطل مذاہب نے مل کر اسلام کے خلاف ایسی خطرناک یلغار کی تھی جس کا آج ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ اسی نازک زمانہ میں یہ آسمانی آواز بلند ہوئی کہ ہم مہدی معہودؑ کو بھیج رہے ہیں جو روحانی ہتھیاروں سے اس حملہ کو پسپا کر دیگا چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ کفر کا حملہ ایسا پسپا ہوا کہ آج ایک دنیا معترف ہے کہ عیسائیت اسلام سے شکست کھا رہی ہے۔ خود عیسائی حلقے یہ تسلیم کرتے ہیں کہ افریقہ کی سرزمین میں اگر ایک شخص عیسائی ہوتا ہے تو اس کے بالمقابل ۹ افراد جماعت احمدیہ کے ذریعہ مسلمان ہو رہے ہوتے ہیں۔

حضور نے فرمایا ادیانِ باطلہ کا حملہ بے شک پسپا ہو گیا مگر ہمارا کام ختم نہیں ہوا کیونکہ محض ہم نے اس کا دفاع نہیں کرنا بلکہ روحانی یلغار کے ذریعہ پوری دنیا کو اسلام کے جھنڈے تلے جمع کرنا ہے۔ یہ مہم شروع ہو چکی ہے، بگل بجا دیا گیا ہے، اور ہم شاہراہِ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ اگر ہماری جماعت کا ہر طبقہ مرد، عورتیں، بچے اپنی اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرتے ہوئے اپنی بساط کے مطابق پوری کوشش اور قربانی پیش کر دیں تو پھر جو باقی کمی رہ جائیگی وہ خدا تعالیٰ خود اپنے وعدے اور بشارت کے ماتحت پوری کر دیگا کیونکہ غلبۂ اسلام کی مہم مہدی معہودؑ کی جماعت سے ہی وابستہ ہے اور یہ مہم بہرحال کامیاب ہو کر رہیگی یہ خدائی وعدہ ہے اور خدا جو وعدہ کرے وہ پورا ہو کر رہتا ہے۔

حضور نے فرمایا۔ سرمایہ داری یا اشتراکیت کے پاس دکھی انسانیت کی مدد کرنے کے حقیقی سامان نہیں ہیں۔ یہ مدد صرف اسلام ہی کر سکتا ہے کیونکہ اسلام بنی نوع انسان کی بہتری اور غرباء کی بھلائی کے لیے جو تعلیم دیتا ہے یہ دنیوی اور مادی تحریکیں تو اس کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتیں۔ حضور نے فرمایا ہمارے ہتھیار دعائیں، سچی ہمدردی، بھلائی اور خدمت ہیں۔ ہم خدمت کے مقام پر قائم کئے گئے ہیں اور یہی مقام ہمیں زیب دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیوی دولتیں ہمارے لئے کوئی کشش نہیں رکھتیں۔ ہمارے لئے ہمارے خدا کی رضا اور اس کی بشارتیں کافی ہیں بشرطیکہ ہم اپنے آپکو ان بشارتوں کا اہل بنائیں۔ جماعت کے مردوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ احمدی خواتین کو بھی اپنے پہلو بہ پہلو دین کی خدمت کے لئے تیار کریں۔ جماعت کے کسی حصہ اور طبقہ کی ہم مفلوج حالت برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ عورتوں، مردوں، بچوں سب کو بیدار ہو کر ایک دوسرے کی تربیت کرنی چاہیئے تاکہ جو عظیم ذمہ داریاں ہم پر عاید کی گئی ہیں ہم انہیں ادا کر سکیں ❊

محترم عطاء المجیب صاحب راشد صدر مجلس خدام الاحمدیہ کا پیغام

خدام کے نام!

[ذیل میں محترم عطاء المجیب صاحب راشد کا وہ خصوصی پیغام درج کیا جا رہا ہے جو آپ نے اپنی صدارت کے آغاز پر اپنے خدام بھائیوں کے نام دیا ہے۔ امید ہے خدام بھائی اس پیغام کو غور سے پڑھیں گے اور اس کے مندرجات پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے ـــــ (ایڈیٹر)]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعودؑ

برادرانِ کرام!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ماہ نومبر سے خدام الاحمدیہ کا نیا سال شروع ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ اس نئے سال کو ہم سب کیلئے مبارک کرے اور ہمیں توفیق عطا کرے کہ ہم اس کے فضلوں کو پہلے سے زیادہ جذب کرنے کے قابل بن سکیں اور اس کی رضا و خوشنودی ہمیشہ ہمارے شاملِ حال رہے۔ آمین

خدام الاحمدیہ کو یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیئے کہ ہم ساری دنیا میں ایک انقلاب برپا کرنے کے علمبردار ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے ساتھ سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دینِ متین اسلام کے عالمگیر غلبہ کا بگل بجا دیا گیا ہے اور مسیحِ پاک علیہ السلام کے حیات بخش انفاسِ قدسیہ کے طفیل آج جماعت احمدیہ ساری دنیا میں غلبۂ اسلام کا علَم بلند کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔ جماعت کے فعال اور مستعد اور نہایت اہم ہونے کے لحاظ سے خدام الاحمدیہ کی ذمہ داری بہت ہی نازک اور عظیم ہے۔ ہمیں اپنے قول و فعل اور کردار سے یہ بات دنیا پر ثابت کرنی ہے کہ ہم ہی واقعی حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم اور آنحضورؐ کے روحانی فرزندِ جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حقیقی پیروکار ہیں اور ہمارے ذریعہ سے ہی انشاء اللہ تعالیٰ ساری دنیا میں اسلام کو کامل اور پائیدار غلبہ حاصل ہوگا۔ سالِ نو کے موقع پر میں اپنے خدام بھائیوں کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ اس عظیم مقصد کو حاصل کرنے کیلئے ہم میں سے ہر ایک فرد کو اپنا یہ مقام پہچاننے اور اسکے مناسبِ حال اعمال بجا لانے کی فکر کرنی چاہیئے۔ صرف باتوں سے دنیا میں کبھی کچھ تغیر پیدا نہیں ہوا۔ ہم جس عظیم انقلاب کے نقیب ہیں وہ ہم سے مسلسل اور پیہم قربانیوں کا مطالبہ کرتا ہے۔ ہماری منزل کا راستہ اگرچہ

کٹھن ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہماری کامل راہنمائی اور دستگیری کے سامان بھی میسر ہیں۔ قرآن مجید کی صورت میں ہدایت کا بہترین معلّم ہمیں عطا ہوا ہے۔ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کلمات طیبات کے ذریعے ہماری کامیابی کی راہیں ہم پر واضح فرمائیں اور پھر اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی بشارتوں کے ماتحت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت ہوئی جنہوں نے احیاءِ دینِ اسلام کی مستحکم بنیاد قائم کر کے ہر فردِ جماعت کو خدمتِ دین کے جذبہ سے سرشار کر دیا۔ اور ہم کس قدر خوش قسمت ہیں کہ جہاں دنیا بھر کے مسلمانوں کی حسرت بھری نگاہیں ایک واجب الاطاعت امام ڈھونڈنے میں سرگرداں ہیں ہمیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایک نہایت ہی مشفق اور اولوالعزم راہنمائے ناطق عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی راہنمائی ہمیں حاصل ہے جو ہماری کامیابی کی ضمانت ہے۔ یہ اللہ کا ایک عظیم احسان ہے۔ اس احسان کی عظمت کو پہچاننا اور اس کی قدر کرنا ہم میں سے ہر ایک کا فرضِ اوّلین ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خدام الاحمدیہ کا کاروان منزل کی جانب سرعت کے ساتھ رواں دواں ہے۔ کسی مرحلہ پر بھی ہماری اس رفتار میں کوئی کمی یا ٹھہراؤ نہیں پیدا ہونا چاہیئے بلکہ مومنانہ شان کے عین مطابق ہمارا ہر قدم ترقی اور رفعت کی جانب اُٹھنا چاہیئے۔ جمود اور تعطل ہمارا طریق نہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہماری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں، ہم تو دنیا میں کامیاب ہونے اور ساری دنیا کو کامیابی کی منزل کا پتہ بتانے کیلئے پیدا ہوئے ہیں۔ پس آئیے ہم اس سالِ نو کو ایک پُر ولولہ دل اور ایک پُر جوش عزم کے ساتھ شروع کریں کہ ہم اصلاح نفس اور خدمت کو اپنا شعار بناتے ہوئے خلافتِ احمدیہ سے سچی اور حقیقی وابستگی پیدا کریں گے ہمیں اللہ تعالیٰ نے خادمِ انسانیت ہونے کے جس بلند منصب پر فائز فرمایا ہے ہم اس کے سب تقاضوں کو پورا کرنے کی کوشش کرینگے اپنے آقا، پیارے خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کہنا اور اس کے ہر اشارہ پر قربان ہو جانا ہمارا نصب العین ہوگا اور غلبۂ اسلام کی خاطر ہم بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس عہد کو پورا کرنے اور خلیفۂ وقت کی بابرکت راہنمائی میں شاہراہِ غلبۂ اسلام پر آگے سے آگے بڑھتے چلے جانے کی توفیق عطا فرمائے آمین ؟

خاکسار

عطاء المجیب راشد

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

اراکین مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

بابت سال ۱۳۵۲-۵۳ ہش
۱۹۷۳-۷۴ء

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مندرجہ ذیل احباب کو مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا عہدیدار مقرر کیا گیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے احسن رنگ میں مقبول خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نائب صدر	مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب
معتمد	مکرم اللہ بخش صاحب شاہد
مہتمم خدمتِ خلق	" مبارک احمد صاحب طاہر
" تعلیم	" جمیل الرحمان صاحب رفیق
" تربیت	" سلطان احمد صاحب شاہد
" مال	" مبارک احمد خان صاحب
" عمومی	" سمیع اللہ صاحب سیال
" صحتِ جسمانی	" مرزا محمد الدین صاحب ناز
" وقارِ عمل	" حمید احمد صاحب خالد
" صنعت و تجارت	" ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی
" تحریک جدید	" منور شمیم صاحب خالد
" مہتمم اطفال	" محمد اسلم صاحب صابر
" مجالس بیرون	" مبارک مصلح الدین صاحب
" اصلاح و ارشاد	" قریشی محمد اسلم صاحب
" تجنید	" عبد الرزاق صاحب
" اشاعت	" محمد شفیق صاحب قیصر
" مقامی	" لئیق احمد صاحب طاہر
" امور طلباء	" عبد الرشید صاحب غنی
" محاسب	" شیخ مبارک احمد صاحب

(عطاء المجیب راشد صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے اکتیسویں ۳۱ سالانہ اجتماع کی مختصر رپورٹ

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا اکتیسواں ۳۱ سالانہ اجتماع اپنی پاکیزہ روایات کے ساتھ جماعت احمدیہ کے مرکز ربوہ میں مورخہ ۲۔۳۔۴ نبوت ۱۳۵۲ھش (نومبر ۱۹۷۳ء) کو منعقد ہوا۔ اجتماع کے یہ تین دن عبادات، ذکر الٰہی، درس قرآن و حدیث، وعظ و نصیحت، علمی اور ورزشی سرگرمیوں میں انتہائی نظم و ضبط اور محبت و خلوص کے ماحول میں بخیر و خوبی گزرے۔

یہ اجتماع ایک لحاظ سے گزشتہ اجتماع سے ممتاز ہے۔ اس موقعہ پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی عظیم الشان تحریک جو سائیکل سفر سے متعلق ہے، پر لبیک کہتے ہوئے نوجوانان احمدیت کاروان در کاروان دُور دراز سے راستہ کی مشکلات اور مصائب کی پرواہ کئے بغیر دیوانہ وار مرکز سلسلہ میں کھنچے چلے آئے۔

سائیکلوں پر آنے والے قافلے ایک طرف کراچی، سندھ سے آئے تو دوسری طرف راولپنڈی، ساہیوال، سرگودھا، ٹوبہ ٹیک سنگھ، ملتان، جھنگ اور دیگر دُور دراز اضلاع سے اجتماع میں شامل ہوئے۔ سائیکل سواروں کے یہ قافلے جب ربوہ کی حدود میں داخل ہوتے تو عجیب سماں ہوتا۔ ربوہ کی فضا بار بار نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھتی اور خلیفہ وقت کی اس بابرکت اور خدائی منشاء کے تحت جاری کردہ تحریک کے باعث احمدی نوجوانوں میں نیا جوش اور ولولہ پیدا ہوا۔

اس سلسلہ میں صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے اضلاع کو ٹارگٹ دیا گیا تھا کہ ہر ضلع سے اس تعداد میں سائیکل سوار مرکز سلسلہ میں آئیں۔ الحمد للہ کہ احمدی نوجوانوں نے بہت ہی تھوڑے وقت کے نوٹس پر مرکز کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس ٹارگٹ کے قریب پہنچنے کی کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور آئندہ بھی اسی شوق اور محبت سے مرکزی تحریکات پر لبیک کہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

سائیکل سواروں کی آمد کا سلسلہ ۳۱ اکتوبر سے ہی شروع ہو چکا تھا جو ۲ نومبر کی دوپہر تک جاری رہا۔ ۳۱ اکتوبر کو آنے والوں کا استقبال ایوان محمود میں کیا گیا۔ باقی قافلے جو اجتماع سے ایک روز قبل پہنچے انہیں مقام اجتماع میں خوش آمدید کہا گیا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹ اخاء/ اکتوبر کو خطبہ جمعہ میں خدام الاحمدیہ کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ:۔

"خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں جو رمضان کے بعد جلد منعقد ہوگا مجالس اور خدام کی پچھلے سال سے کہیں زیادہ

نمائندگی ہونی چاہیئے۔ یہ اسلئے بھی ضروری
ہے کہ مومن کا قدم ہمیشہ آگے بڑھتا ہے
پیچھے نہیں ہٹا کرتا۔"

(الفضل ۲ اکتوبر ۱۹۷۳ء)

الحمد للہ کہ حضور کے اس ارشاد پر لبیک کہتے
ہوئے بڑی کثرت کے ساتھ خدام دیوانہ وار اپنے آقا
کے رُوح پرور کلمات سُننے کے لئے مرکز میں آئے۔

امسال اجتماع کے افتتاحی اجلاس میں شرکت
کرنے والے خدام کی تعداد میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے
گزشتہ سال کی نسبت بہت خوش کن اضافہ ہوا۔ گزشتہ
سال پہلے روز بیرونی مجالس کے ۱۵۴۷ خدام اجتماع
میں شامل ہوئے تھے جبکہ اس سال پہلے روز ہی ان کی
تعداد ۲۱۹۹ تک پہنچ گئی اور آخری روز اختتامی
تقریب کے موقعہ پر خدام کی تعداد ۴۲۳۹ تک
جا پہنچی تھی جو ملک بھر کی ۵۴۶ مجالس کی نمائندگی کرتے
ہیں۔

یہ اجتماع گزشتہ سال کی طرح تعلیم الاسلام کالج
کی جنوبی جانب ایک وسیع میدان میں منعقد ہوا۔ خدام
نے یہ تین دن اپنے گھروں سے باہر خیموں کی ایک بستی
میں گزارے۔ مرکزی دفاتر اور منتظمین کے خیموں کے
علاوہ اکثر خیمے خدام نے خود نصب کئے۔ اصل اجتماع
تو ۲ نومبر کو شروع ہوا لیکن اجتماع کے سلسلہ میں جملہ
انتظامات پہلے ہی پایۂ تکمیل کو پہنچ چکے تھے۔ اس سال
اطفال احمدیت کا اجتماع خدام کے مقام اجتماع کے
ساتھ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے سامنے کے میدان
میں منعقد ہوا۔

یکم نومبر کی صبح سے مقام اجتماع میں خدام کی آمد
کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ چاروں طرف سروں پر خیموں کا
سامان اور بستر وغیرہ اٹھائے خدام کے قافلے عجیب منظر
پیش کر رہے تھے اور سائیکل سواروں کے قافلوں
نے اس منظر کی شان و شوکت کو اور بھی دوبالا کر دیا۔
ربوہ کے خدام نے یکم نومبر کو ہی خیمے لگانے کا کام شروع
کر دیا، جبکہ بیرونی مجالس کے خدام ۲ نومبر کو ساڑھے
دس بجے تک اپنے خیمے مقررہ جگہوں پر نصب کرتے رہے۔
ایک باقاعدہ انتظام کے تحت مقام اجتماع کے رہائشی
حصہ کو تیرہ بلاکوں میں تقسیم کیا گیا تھا اور ہر بلاک کا ایک
نگران مقرر تھا جو خدام کی دیکھ بھال اور انہیں پرچی
خوراک مہیا کرنے کا ذمہ دار تھا۔ تمام بلاکوں کی عمومی
نگرانی کا کام منتظم اندرون کے سپرد تھا۔

محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ
پروفیسر چوہدری حمید اللہ صاحب نے ۱۱ بجے قبل دوپہر
تمام انتظامات اور خیموں کا معائنہ فرمایا اور منتظمین کو
ضروری ہدایات دیں۔

ابتدائی کاموں سے فارغ ہونے کے بعد خدام
نے جمعہ اور عصر کی نمازیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ
بنصرہ العزیز کی اقتداء میں مسجد اقصیٰ میں ادا کیں اور
مقام اجتماع میں آکر اپنے ٹکٹ داخلہ حاصل کئے۔

پونے چار بجے سیدنا حضرت امیر المومنین
خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز افتتاح
کے لئے مقام اجتماع میں تشریف لائے۔ صدر مجلس

خدام الاحمدیہ نے اپنے رفقاء کار کے ساتھ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا استقبال کرنے کی سعادت حاصل کی۔ حضور سٹیج پر تشریف لائے تو تمام حاضرین نے محبت اور وفورِ جذبات سے سرشار ہو کر اپنے محبوب آقا کو خوش آمدید کہا۔ عجیب رُوح پرور سماں تھا۔ چہرے خوشی سے دمک رہے تھے اور تمام فضا نعرہ ہائے تکبیر، اسلام زندہ باد، حضرت خاتم النبیین زندہ باد، اور حضرت امیر المومنین زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے معطر تھی۔

افتتاحی اجلاس کا آغاز سلسلہ کی روایات کے مطابق تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا جو مکرم لئیق احمد صاحب طاہر نے مہتمم تعلیم نے کی۔ بعد ازاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتدا میں تمام خدام نے کھڑے ہو کر عہد دوہرایا۔ عہد کے بعد صدر مجلس خدام الاحمدیہ کی درخواست پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ لوائے خدام الاحمدیہ لہرانے کے لئے سٹیج سے باہر تشریف لائے۔ اس موقعہ پر تمام حاضرین لوائے خدام الاحمدیہ کی طرف منہ کر کے کھڑے زیرِ لب دعاؤں میں مصروف رہے۔ اس موقعہ پر حضور کی گزشتہ ہدایت کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم "وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا" کے چند اشعار پڑھے گئے۔ لوائے خدام الاحمدیہ لہرانے کے بعد حضور دوبارہ سٹیج پر تشریف لائے تو مکرم فضل احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پڑھ کر سنایا۔ ٹھیک تین بجکر چھپن منٹ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے افتتاحی خطاب کا آغاز فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بصیرت افروز افتتاحی خطاب میں خدام کو یہ زرّیں نصیحت فرمائی کہ وہ اپنے آپ کو بنی نوع انسان کی خدمت، ہمدردی اور بھلائی کے لئے وقف کر دیں کیونکہ خیرِ اُمت ہونے کے لحاظ سے اُمتِ مسلمہ کو نوعِ انسان کی خدمت ہی کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اس ضمن میں حضور نے خدام کو اس طرف توجہ دلائی کہ وہ اپنی جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور روحانی استعدادوں اور صلاحیتوں کو نشوونما کے کمال تک پہنچانے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں۔ حضور نے فرمایا کہ خیرِ اُمت ہونے کے لحاظ سے تم نے ہر میدان میں دوسروں سے آگے نکلنا ہے لیکن اپنی خادمانہ حیثیت کو کبھی فراموش نہیں کرنا۔ تم سچی ہمدردی اور بے لوث خدمت کے ساتھ دنیا کے قلوب اسلام کے لئے جیتو اور انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرنے کے لئے اپنی تمام کوششوں کو وقف کر دو۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بصیرت افروز خطاب میں جسمانی صحت کی اہمیت کے سلسلہ میں سائیکل چلانے کی ورزش کو بہت ضروری اور اہم قرار دیا اور اپنی اس تحریک اور خواہش کا پھر اعادہ فرمایا کہ زیادہ سے زیادہ خدام کو سائیکل چلانا چاہیئے۔ اس سے صحت بھی برقرار رہے گی، وقت بھی ضائع نہیں ہوگا اور دیگر کئی فوائد سے بھی وہ متمتع ہوں گے۔ اس سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جماعت میں سائیکل سواروں کی تعداد بہت جلد ایک لاکھ تک پہنچ جانی چاہیئے۔ حضور نے فرمایا کہ اس کے لئے میں ۷ سال کا عرصہ مقرر کرتا ہوں۔

پھر فرمایا کہ چاہیئے کہ یہ سائیکل سوار ۱۰۰ میل تک روزانہ سائیکل کا سفر کر سکیں۔

حضور کا یہ ولولہ انگیز اور زندگی بخش خطاب کم و بیش ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ تقریر کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کروائی اور واپس تشریف لے گئے۔

اس کے بعد ورزشی مقابلے شروع ہوئے جو نماز مغرب تک جاری رہے۔ نماز مغرب و عشاء کے بعد مکرم عطاء المجیب صاحب راشد سابق مبلغ انگلستان (خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نئے صدر) نے جماعتی اتحاد کے موضوع پر نہایت دلنشین انداز میں درس قرآن مجید دیا اس کے بعد کھانے کا وقفہ تھا اس دوران سٹیج پر تقریری مقابلہ معیار سوم کا پروگرام بھی جاری رہا۔ جس میں مجلس گنج مغلپورہ کے عبد الخالق شاد اوّل، امجد احمد جاوید دوم اور محمد انوار الحق سوم قرار دیئے گئے۔

۷ بجے شام شوریٰ خدام الاحمدیہ کا پروگرام تھا۔ چنانچہ کھانے وغیرہ سے فارغ ہو کر خدام اس ضروری پروگرام میں شامل ہونے کے لئے پنڈال میں جمع ہوئے۔ محترم پروفیسر چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس مرکزیہ کی زیر صدارت شوریٰ کا یہ اجلاس ہوا۔ تلاوت کلام پاک کے بعد دعا سے شوریٰ کی کارروائی شروع ہوئی۔ شوریٰ کے اجلاس میں سب سے پہلے مکرم لئیق احمد صاحب طاہر مہتمم تعلیم اور مکرم محمد شفیق صاحب قیصر مہتمم اشاعت نے گزشتہ شوریٰ کے فیصلہ جات کی تعمیل پڑھ کر سنائی۔ ازاں بعد معتمد صاحب مرکزیہ چوہدری اللہ بخش صاحب نے درج شدہ تجاویز مع وجوہ پیش کیں نیز ایجنڈا پڑھ کر سنایا۔

جس کے بعد ایجنڈا کی تجاویز پر غور کرنے کیلئے اعتماد، تعلیم، اطفال اور صحت جسمانی اور مال کی دو سب کمیٹیوں کا تقرر عمل میں آیا۔ سب کمیٹی اعتماد، تعلیم، اطفال اور صحت جسمانی کے ممبران کی تعداد ۷۰ تھی اور اس کا صدر مکرم ملک محمود احمد صاحب قائد گوجرانوالہ کو مقرر کیا گیا۔ جبکہ سب کمیٹی مال ۵۰ ممبران پر مشتمل تھی اور اس کے صدر چوہدری عبد الغفور صاحب قائد علاقہ حیدرآباد مقرر کئے گئے۔ شوریٰ کا یہ اجلاس تقریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔

۲ر نومبر ۹ بجے رات معیار دوم کا تقریری مقابلہ ہوا جس میں خواجہ اعجاز احمد صاحب مغل پورہ لاہور اوّل، حافظ مظفر احمد صاحب جامعہ احمدیہ دوم اور عبد الخالق صاحب سوم آئے۔

۹ بجے شب مقابلہ مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام، مقابلہ ترجمہ قرآن کریم، حفظ قرآن کریم، مطالعہ احادیث اور تلاوت قرآن کریم کے مقابلے ہوئے (تلاوت قرآن کریم کے ابتدائی مقابلے خیمہ تعلیم میں ہوئے) ان کے نتائج کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

معیار اوّل و دوم:۔

اوّل۔ سید محمد رضا بسمل صاحب ربوہ

دوم۔ یوسف سہیل صاحب۔ راولپنڈی

سوم۔ مبارک احمد صاحب چیمہ۔ ۴۲ شمالی سرگودھا

ترجمہ و تفسیر قرآن کریم

معیار اوّل:۔

اوّل - عبدالوہاب صاحب - سرگودھا

دوم - تصور احمد صاحب - جامعہ احمدیہ ربوہ

سوم - رشید احمد صاحب جاوید - عزیز آباد کراچی

معیار دوم:-

اوّل - حافظ مظفر احمد صاحب - جامعہ احمدیہ ربوہ

دوم - عبدالمنان فیاض صاحب - میانی ضلع سرگودھا

سوم - حافظ محمود احمد صاحب ناصر - جامعہ احمدیہ ربوہ

معیار سوم:-

اوّل - محمد جمیل صاحب - لائل پور

دوم - ندیم احمد صاحب - کراچی

سوم - مبشر احمد صاحب - سرگودھا

حفظِ قرآن کریم (حفاظ)

اوّل - حافظ مظفر احمد صاحب - جامعہ احمدیہ ربوہ

دوم - حافظ محمد یعقوب صاحب - ربوہ

حفظِ قرآن کریم (مابین دیگر خدام)

اوّل - مولوی بشیر احمد صاحب قادیانی - ربوہ

دوم - شریف احمد صاحب - باندھی

سوم - محمود احمد صاحب ناصر - جامعہ احمدیہ ربوہ

مطالعہ حدیث

معیار اوّل:-

اوّل - تصور احمد صاحب - جامعہ احمدیہ ربوہ

دوم - مبارک احمد صاحب چیمہ
۸۸ شمالی سرگودھا -

معیار دوم:-

اوّل - حافظ مظفر احمد صاحب - جامعہ احمدیہ ربوہ

دوم - سید حسین احمد صاحب - لاہور

معیار سوم:-

اوّل - مبارک احمد صاحب - ترگڑی - گوجرانوالہ

دوم - محمد جمیل صاحب - لائل پور

۱۰ بجے شب تلاوتِ قرآن کریم کے فائنل مقابلے ہوئے جس میں منیر احمد صاحب جاوید لاہور اوّل اور نصیر الحق صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ دوم قرار پائے۔ تلاوتِ قرآن کریم کے فائنل مقابلہ کے بعد پہلے روز کے پروگرام بخیر و خوبی انجام پذیر ہوئے۔

دوسرا روز - ۳ نومبر

مورخہ ۳ نومبر بروز ہفتہ اجتماع کا دوسرا دن تھا۔ خدام نماز تہجد کے لئے پونے چار بجے ہی بیدار ہو گئے۔ منتظم صاحب اندرون نے خدام کو بیدار ہونے میں کافی مدد دی۔ چنانچہ خدام ایک نئے عزم کے ساتھ بیدار ہوئے اور نماز تہجد کی ادائیگی کے لئے پنڈال میں جمع ہو گئے۔ تہجد کے بعد نماز فجر ادا کی گئی۔

درس قرآن پاک:-

نماز فجر کے بعد مکرم مولانا عبدالباسط صاحب شاہد مہتمم اصلاح و ارشاد نے قرآن پاک کا درس دیا جس میں آپ نے خدمتِ خلق کی اہمیت آیاتِ قرآنی سے واضح فرمائی۔

درس القرآن کے بعد خدام نے پنڈال میں ہی بیٹھ کر تلاوتِ قرآن کریم کی جس کے بعد منتظم صحت جسمانی

نے اجتماعی ورزش کا انتظام کیا۔

ناشتہ کے وقفہ کے دوران خدام کے والی بال اور رسہ کشی کے مقابلے ہوئے۔

نشانہ غلیل :-

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خدام کو غلیل کے رواج کی طرف خصوصی توجہ دلائی ہے۔ اس کے پیش نظر اجتماع کے پروگرام میں اسے الگ آئٹم کے طور پر پیش کیا گیا۔

انفرادی مقابلے :-

صبح ساڑھے سات بجے سے ساڑھے ۹ بجے تک خدام کے مندرجہ ذیل انفرادی ورزشی و علمی مقابلے ہوئے:-

ورزشی مقابلے :- ۱۱۰ گز۔ ۴۴۰ گز اور ایک میل کی دوڑیں۔ لمبی چھلانگ۔ اونچی چھلانگ۔ گولہ پھینکنا نیزہ پھینکنا۔ تھالی پھینکنا۔ وزن اٹھانا۔ کلائی پکڑنا۔

علمی مقابلے :- مشاہدہ و معائنہ۔ مضمون نویسی، تقریر، نظمیں زبانی سنانے کا مقابلہ۔

اس کے بعد ورزشی مقابلے ہوئے۔ فٹ بال اور کبڈی کے سیمی فائنل مقابلے ہوئے۔

یہ تمام ورزشی مقابلے سوا دس بجے تک جاری رہے۔ ورزشی مقابلوں کے فوراً بعد مقابلہ عام معلومات منعقد ہوا۔ یہ مقابلہ خاصا دلچسپ رہا۔ (۱) محترم مولانا ابو العطاء صاحب، (۲) محترم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب، اور (۳) مکرم لئیق احمد صاحب طاہر نے خدام سے عام معلومات سے متعلق مختلف سوالات پوچھے جن کے جوابات خدام نے اپنی علمی اور ذہنی استعداد کے مطابق دیئے۔

عام معلومات کے پروگرام کے بعد تمام خدام نے پنڈال ہی میں بیٹھ کر قرآن مجید اور دینی معلومات کا پرچہ حل کیا۔ پرچہ حل کرنے کے لئے ۴۵ منٹ کا وقت دیا گیا تھا۔

اس کے بعد وقفہ برائے طعام و تیاری نماز تھا۔ اسی دوران سٹیج پر اذان کا مقابلہ ہوا۔ جس میں منیر احمد صاحب جاوید لاہور اوّل، کریم بخش صاحب ڈیرہ غازیخان دوم اور ناصر احمد صاحب چیمہ ماڈل ٹاؤن لاہور سوم قرار دیئے گئے۔

نماز ظہر و عصر کے معاً بعد ذکرِ حبیبؑ کا پروگرام تھا جس میں حضرت صوفی غلام محمد صاحب اور حضرت مولوی محمد حسین صاحب نے اپنی روایات کے علاوہ دیگر صحابہؓ کی روایات استقلال و محنت کے موضوع پر بیان فرمائیں جو اسی شمارہ میں شائع کی جا رہی ہیں۔

ذکرِ حبیبؑ کے ایمان افروز پروگرام کے بعد مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعہ احمدیہ نے اُمتِ واحدہ کے موضوع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات کا درس دیا۔

ملفوظات کے درس کے بعد ۲ بجکر ۲۰ منٹ پر شوریٰ کا اجلاس شروع ہوا۔ تلاوتِ قرآن کریم کے بعد شوریٰ کا ایک اہم اجلاس صدر مجلس مرکزیہ کے انتخاب کے لئے عمل میں آیا جس کی صدارت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق مخدوم و محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے کی۔

مکرم مرزا غلام احمد صاحب، مکرم عطاء المجیب صاحب راشد، مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب، مکرم لئیق احمد صاحب طاہر، مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب، مکرم مرزا رفیق احمد صاحب، مکرم جمیل الرحمٰن صاحب رفیق اور مکرم اللہ بخش صاحب کے نام صدارت کیلئے پیش ہوئے۔

مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب اور مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب کے نام دستور اساسی کے قاعدہ ۲۵ ب کے تحت ساقط ہو گئے کیونکہ ان کی عمریں ۱۹۷۳ء کے دوران چالیس سال کی ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ مکرم مرزا غلام احمد صاحب کو ۴۷، مکرم عطاء المجیب صاحب راشد کو ۵۳۶، اور مکرم لئیق احمد صاحب طاہر کو ۴۷۶ ووٹ ملے۔ اس انتخاب کی حیثیت ایک سفارش کی ہوتی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے اختتامی خطاب سے قبل کثرت رائے کے حق میں فیصلہ فرماتے ہوئے مکرم عطاء المجیب صاحب راشد کو آئندہ دو سال کے لئے صدر مقرر فرمایا۔

انتخاب صدر کے بعد شوریٰ کے اجلاس کی بقیہ کارروائی شروع ہوئی جس میں سب کمیٹی مال کی رپورٹ پیش ہوئی۔

شوریٰ کے اجلاس کے بعد کبڈی، فٹ بال اور والی بال کے سیمی فائنل مقابلے ہوئے جو شام کے پانچ بجے تک جاری رہے۔ بعد ازاں خدام نے مغرب و عشاء کی نمازیں ادا کیں۔

درس حدیث:-

نمازوں کے بعد مکرم لئیق احمد صاحب طاہر مہتمم تعلیم نے وقت کی قربانی کے بارہ میں حدیث کا درس دیا۔ یہ پروگرام ۶ بجے تک جاری رہا۔

تلقین عمل:-

محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی زیر صدارت درمیان میں کھانے کے وقفہ کے بعد ٹھیک ۸ بجے تلقین عمل کا پروگرام شروع ہوا جس میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب اور محترم سید محمود احمد صاحب ناصر نے علی الترتیب "انسان کی استعدادیں اور ان کو کمال تک پہنچانے کا طریق" اور "وقت کی قربانی" جیسے اہم موضوعات پر نہایت اثر انگیز تقاریر فرمائیں۔

تقریری مقابلہ معیار اول:-

۸ بجکر ۴۰ منٹ پر تقریری مقابلہ معیار اول شروع ہوا۔ منصفین کے فیصلہ کے مطابق نصیر احمد صاحب گوندل مغلپورہ لاہور اول اور ندیم احمد صاحب کراچی دوم اور چوہدری محمد صدیق صاحب سندھی سوم قرار پائے۔

علمی و مذہبی سوالات کے جوابات:-

تقریری مقابلہ معیار اول کے بعد علمی و مذہبی سوالات کے جوابات کا دلچسپ اور انتہائی گراں قدر پروگرام شروع ہوا۔ علماء سلسلہ میں سے محترم پروفیسر صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔اے ناظر تعلیم صدر اجلاس کے علاوہ محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل ناظر تصنیف و اشاعت لٹریچر، محترم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب

اور مورخ احمدیت مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے مختلف علمی و مذہبی سوالات کے جوابات دیئے، جو خدام نے پیش کئے تھے۔ یہ تمام پروگرام بڑی توجہ اور دلچسپی سے سنا گیا اور خدام کے علم میں بیش بہا اضافہ کا موجب بنا۔

تیسرا روز۔ ۴ر نومبر

بیداری و ادائیگی نماز تہجد سے مورخہ ۴ر نومبر بروز اتوار اجتماع کا آخری دن تھا۔ اس روز بھی خدام نماز تہجد کے لئے بیدار ہوئے اور پروگرام کے مطابق نماز تہجد اور نماز فجر کی ادائیگی کے بعد درس القرآن میں شامل ہوئے۔ محترم مولوی اللہ بخش صاحب شاہد معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے "مسلسل قربانی" کے موضوع پر قرآن کریم سے درس دیا۔

اس کے بعد خدام نے پنڈال میں ہی تلاوتِ قرآن کریم کی اور پھر اجتماعی ورزش میں شریک ہوئے۔ ناشتہ کے دوران پیغام رسانی، رسہ کشی اور والی بال کے فائنل مقابلے ہوئے۔

پیغام رسانی میں راولپنڈی صدر کی ٹیم اول قرار دی گئی اور لائل پور شہر کی ٹیم دوم قرار پائی۔

فائنل ورزشی مقابلے:-

رسہ کشی کے مقابلہ میں ملتان کی ٹیم اول اور سرگودھا دوم رہی۔ والی بال کا فائنل مقابلہ ربوہ اور سرگودھا کے درمیان ہوا جس میں ربوہ کی ٹیم اول رہی۔ فٹ بال کا فائنل میچ ربوہ اور ملتان کے درمیان ہوا جس میں ربوہ کی ٹیم نے ملتان کی ٹیم کو ہرا کر اول پوزیشن حاصل کی۔ کبڈی کا فائنل مقابلہ ملتان اور لاہور کے درمیان ہوا جس میں ملتان نے لاہور کو ہرا کر اول پوزیشن حاصل کی۔

مجاہدینِ سلسلہ کی تقاریر:-

۹ بجے صبح تبلیغِ اسلام کے ایمان افروز واقعات کے موضوع پر مجاہدینِ سلسلہ مکرم محترم مولانا محمد منور صاحب سابق مبلغ انچارج تنزانیہ و بلادِ عربیہ، مکرم و محترم چوہدری محمد شریف صاحب سابق مبلغ انچارج بلادِ عربیہ و گیمبیا اور مکرم قریشی محمد اسلم صاحب نے خدام سے خطاب فرمایا۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم لئیق احمد صاحب طاہر مہتمم تعلیم نے فرمائی۔

درس مشعلِ راہ:-

مجاہدینِ سلسلہ کی تقاریر کے بعد مکرم محمد الدین صاحب ناز نے قومی دیانت کے موضوع پر حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے ارشادات مشعلِ راہ سے پیش فرمائے۔

تلقینِ عمل:-

آج کے تلقینِ عمل کے پروگرام میں مرکزی مہتممین نے خدام سے خطاب کیا اور اپنے شعبہ سے متعلق ضروری ہدایات دیں۔

تلقینِ عمل کے بعد صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ محترم چوہدری حمید اللہ صاحب نے خدام سے خطاب فرمایا۔ آپ کا یہ خطاب انشاء اللہ کسی آئندہ اشاعت میں پیشِ خدمت کیا جائے گا۔

پرچہ ذہانت:-

خطابِ صدر کے بعد خدام نے پرچہ ذہانت حل کیا

کھانے کے وقفہ کے دوران سٹیج پر نظم خوانی کا مقابلہ ہوا جس میں منیر احمد صاحب جاوید لاہور اوّل، شریف احمد صاحب اسلام آباد دوم اور مرزا بشارت محمود احمد صاحب سوم قرار پائے۔

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد شوریٰ کا آخری اجلاس ہوا جس میں سب کمیٹی اعتماد، اطفال، تعلیم اور صحت جسمانی کی رپورٹ پیش ہوئی۔

(فیصلہ جات شوریٰ انشاء اللہ العزیز آئندہ کسی اشاعت میں شائع کئے جائیں گے)

شوریٰ کے اس آخری اجلاس کے بعد تین بج کر دس منٹ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اختتامی خطاب فرمانے کے لئے مقام اجتماع میں تشریف لائے۔ مقام اجتماع کی فضا ایک مرتبہ پھر نعرہ ہائے تکبیر اور دیگر اسلامی نعروں سے گونج اٹھی۔ اختتامی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو مکرم عبد السلام صاحب طاہر نے کی۔ ظفر احمد صاحب سرور حضرت المصلح الموعودؓ کا منظوم کلام پیش کیا۔

ازاں بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجالس اطفال الاحمدیہ میں سے اوّل آنے والی مجلس ربوہ کے مہتمم صاحب مقامی اور ناظم صاحب اطفال کو علَم انعامی عطا فرمایا۔ نیز حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مجالس اطفال الاحمدیہ میں دوم اور سوم آنے والی مجالس مجلس اطفال الاحمدیہ سوسائٹی کراچی اور مجلس اطفال الاحمدیہ گنری (سندھ) کو بھی اپنے دست مبارک سے خدمات سے نوازا۔ اسی طرح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام اضلاع میں کارکردگی کے لحاظ سے اوّل آنے پر قیادت ضلع کراچی کو شیلڈ عطا فرمائی اور قیادت ضلع تھرپارکر اور قیادت ضلع لاہور کو بالترتیب دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے پر اسنادِ امتیاز عطا فرمائیں۔ اسکے بعد حضور نے مقالہ نویسی میں اوّل، دوم، سوم پوزیشن حاصل کرنے والے خدام سردار احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور، منور احمد صاحب جاوید واہ کینٹ اور سردار رفیق احمد سوسائٹی کراچی کو نقد انعامات عطا فرمائے۔ اس موقعہ پر فضل عمر درس القرآن ۱۳۵۲ھ/۱۹۷۳ء کے موقعہ پر نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ کو بھی حضور کے دست مبارک سے انعام حاصل کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

انعامی مقابلہ سائیکل سفر بین الاضلاع میں ضلع سرگودھا نے اوّل پوزیشن حاصل کی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کے کام کی تفصیل بیان فرمائی اور اس پر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ اس موقعہ پر حضور نے اپنی طرف سے مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب قائد ضلع سرگودھا کو ایک ہزار روپے کا نقد انعام عطا فرمایا۔

۳½ بجے حضور کا اختتامی خطاب شروع ہوا۔ اس کی تلخیص اس شمارہ کے صـ۶ پر ملاحظہ فرمائیں۔

آخر میں حضور نے خدام کا عہد دوہرایا اور لمبی اجتماعی دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور نے نمائش بھی ملاحظہ فرمائی اور پھر واپس تشریف لے گئے۔ اس طرح خدا کے فضل سے ہمارا اکتیسواں سالانہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

سالانہ اجتماع ۱۳۵۲ھش / ۱۹۷۳ء کے موقعہ پر

سائیکلوں پر آنے والے خدام

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سالانہ اجتماع سے قبل اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ امسال بیرونی مجالس کے کم از کم ایک ہزار خدام مرکزی سالانہ اجتماع میں شرکت کے لئے سائیکل پر سوار ہو کر ربوہ آئیں۔

اخبار الفضل اور سرکلر کے ذریعہ مجالس کو اسکی اطلاع کی گئی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ۱۲۳ مجالس کے ۶۹۳ خدام کو حضور کی خواہش کے مطابق سائیکل پر سوار ہو کر سالانہ اجتماع میں شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی۔ امام وقت کے ارشاد پر لبیک کہنے کی یہ سعادت اللہ تعالیٰ خدام کے لئے مبارک کرے اور ان کو اپنے خاص فضلوں سے نوازے۔ آمین

۱۔ ضلع کراچی

- کل سفر ۷۰۰ ½ میل۔
- روانگی ۲۰ ۱۰/۷۳
- آمد ربوہ ۲۹ ۱۰/۷۳

محمد رفیق۔ منور حسین شاہ۔ غلام محمد۔ عبد الستار بٹ (ناظم آباد) مبشر احمد بٹ (مارٹن روڈ) سید بشارت احمد بلالی۔ بشارت احمد پارس (کورنگی) محمد ادریس (عزیز آباد) سید منعم احمد (ڈرگ روڈ) ملک عزیز احمد (صدر) عبد الکریم (سوسائٹی)۔ کل ۱۱۔

۲۔ ضلع تھرپارکر

- کل سفر ۶۸۰ میل
- روانگی ۲۰ ۱۰/۷۳
- آمد ربوہ ۲۹ ۱۰/۷۳

چوہدری منور احمد قائد ضلع تھرپارکر۔ محمد عرفان۔ مشتاق احمد (لطیف نگر) ہارون احمد۔ عبد الکریم۔ مبارک احمد۔ حبیب اللہ۔ محمد موسیٰ۔ محمد شفیع۔ غلام رسول۔ محمد عیسیٰ۔ منور احمد۔ نذیر احمد۔ سلیم احمد۔ منیر احمد۔ ارشاد احمد (نور نگر فارم) اعجاز احمد (گوٹھ احمدیہ) مشتاق احمد (فضل آباد) عبد السلام (نوکوٹ) خورشید احمد (محمد آباد) توقیر احمد۔ نسیم اقبال (میر پور خاص) جاوید احمد بسمل۔ مسعود احمد (نبی سر روڈ)۔ کل ۲۴۔

۳۔ ضلع حیدر آباد

- کل سفر ۶۸۰ میل
- روانگی ۲۲ ۱۰/۷۳
- آمد ربوہ ۲۹ ۱۰/۷۳

منیر احمد۔ خالد احمد (حیدر آباد شہر) جمیل احمد مبارک احمد (بشیر آباد) محمد ادریس۔ محمد سلیم۔ مبارک احمد حفیظ احمد۔ منیر احمد (کوٹ احمدیہ) منور احمد۔ مبارک احمد (ٹنڈو...)

عبدالحمید (مبارک آباد) منور احمد (ٹنڈو غلام علی)۔

کل ۱۳۔

۴۔ ضلع نواب شاہ

- کل سفر ۶۰۰ میل
- روانگی
- آمد ربوہ ۲۹/۱۰/۷۶

مظہر احمد مبشر۔ محکم دین خالد (قمر آباد) کل ۲۔

۵۔ ضلع ساہیوال

- کل سفر ۱۲۵ میل
- روانگی ۳۰/۱۰/۷۶
- آمد ربوہ ۳۱/۱۰/۷۶

داؤد احمد۔ طاہر احمد باجوہ۔ مبشر احمد۔
منور احمد۔ نثار احمد۔ خلیل احمد۔ حکیم نذیر احمد۔ محمد نواز۔
(چک نمبر 35-11/L) کل ۸

۶۔ ضلع مظفر گڑھ

- کل سفر ۱۵۰ سے ۲۲۷ میل
- روانگی ۲۹/۱۰/۷۶
- آمد ربوہ ۳۱/۱۰/۷۶

رشید احمد طارق۔ ممتاز اسلم۔ محمد اقبال ارشد۔
تنویر احمد فیاض۔ حفیظ اختر۔ عبدالحمید (علی پور گھلواں)
مبارک احمد۔ مرغوب علی زاہد۔ الطاف احمد (لیہ)۔
محمد یوسف (چک ۱۳۱) ظفر احمد خان (چوبارہ) کل ۱۱۔

۷۔ ضلع میانوالی

- کل سفر ۱۱۵ میل
- روانگی
- آمد ربوہ

حمید اللہ۔ غیاث الدین (میانوالی) کل ۲۔

۸۔ ضلع ملتان

- کل سفر ۱۱۲ میل
- روانگی ۳۱/۱۰/۷۶
- آمد ربوہ ۱/۱۱/۷۶

ملک فاروق احمد۔ محمد الطاف شاہ۔ سید محمود احمد۔
منصور احمد شاہد۔ مظفر احمد مبارک۔ عبدالمجید۔ خالد محمود
سندھی۔ زبیر احمد۔ گولیبس خان (ملتان شہر) شیخ محمد سلیم۔
شیخ مظفر احمد۔ شیخ محمد علیم۔ مرزا محمد اشرف۔ فرمان احمد۔
شیخ محمد انور۔ شوکت اقبال (دنیا پور) نذیر احمد سندھو۔
بشارت احمد (خانیوال) محمود احمد (لودھراں) مبارک احمد۔
طارق احمد (جہانیاں) رفیق احمد (پیراں غائب) نظیر احمد
(کبیر والا) منظور احمد۔ مقصود احمد (کوٹھے والا)۔
کل ۲۵۔

۹۔ ضلع لاہور

- کل سفر ۱۰۰ تا ۱۰۶ میل
- روانگی ۳۱/۱۰/۷۶
- آمد ربوہ ۱/۱۱/۷۶

حمید اللہ خان۔ مبارک احمد۔ اقبال احمد۔
سید احمد شاہ۔ محمد حفیظ۔ قاضی رفیق احمد۔ فرخ جاوید۔
لطف الرحمن جاوید۔ محمد سلیم۔ نعیم اللہ۔ عتیق احمد۔
فاروق احمد۔ سید منظر احمد۔ محمد مسعود اقبال۔ ملک
بہادر خان۔ ملک نذر محمد۔ محمد اقبال قمر۔ چوہدری
ریاض احمد۔ احمد منہاس۔ خادم حسین۔ ظہور الدین احمد۔

انوار الحسن۔ مبشر احمد شاہد۔ منیر احمد سہیل۔ عبد السلام جمیلی (ماڈل ٹاؤن لاہور) ایم سلیم نیازی۔ محمد ارشد۔ حمید الحق۔ محمود احمد۔ منور احمد۔ شاہد لطیف مرزا۔ طارق محمود۔ محمد ادریس خان۔ محمد افضل قمر۔ عبد الخالق شاد۔ محمد حامد۔ نصیر احمد۔ جمیل احمد۔ عبد الحلیم طیب۔ مبارک احمد۔ رشید۔ محمد جلیل۔ مظفر احمد خان۔ عبد المنعم۔ کرامت اللہ مرزا۔ مرزا محمد حفیظ۔ محمد سعید اشرف۔ محمد احمد ظفر۔ عزیز الحق۔ ظفر الحق۔ افتخار الحق۔ نذیر احمد (مغلپورہ) اعجاز احمد ناصر۔ جمشید۔ سہیل احمد۔ نعیم احمد۔ معظم سلطان (دہلی دروازہ) عبد العزیز۔ اسرار احمد۔ محمد لطیف انور۔ مرزا عبد الجبار۔ حفیظ اللہ۔ مقصود علی۔ عبد الخالق۔ مظفر احمد۔ میاں عبد الماجد۔ میاں عبد المجید۔ خالد محمود۔ عبد الشکور اسلم۔ یونس جاوید۔ میاں عبد المالک۔ خاور محمود۔ تنویر احمد ہاشمی۔ ارشاد علی خان (اسلامیہ پارک)۔ انتصار احمد۔ محمد زاہد۔ عبد الغفور (دار الذکر) محمد اعظم قدیم۔ محمد لطیف۔ سرفراز احمد (شاہدرہ)۔ افتخار احمد (شاہدرہ ٹاؤن) محمد قاسم (کمبائس)۔ مختار احمد ناصر (للیانی) محمد صادق۔ ارشد محمود۔ مبشر احمد طاہر (قصور)۔ عبد المنان (سانگرہ)۔ عزیز اللہ (جوڑہ) نواب دین (کھڈیاں) مبارک احمد (لدھیکے) غفور احمد۔ کل ۹۰۔

۱۰۔ ضلع جہلم

- کل سفر ۱۵۰ میل
- روانگی ۳۰–$\frac{1}{2}$۲
- آمد ربوہ $\frac{11}{2}$۱

مقصود احمد (جہلم)۔ بشیر احمد۔ مبشر احمد۔ نصر اللہ خان۔ محمد شفیق۔ حفیظ احمد۔ مقصود حسین۔ رفیق احمد۔ عبد المجید۔ بشیر احمد (محمود آباد)۔ کل ۱۰

۱۱۔ ضلع لائل پور

- کل سفر ۳۰ تا ۷۵ میل
- روانگی $\frac{11}{2}$۱
- آمد ربوہ $\frac{11}{2}$۱

منیر احمد۔ بشارت احمد۔ شاہد احمد۔ وسیم احمد طاہر۔ غلام احمد (کنتھو والی)۔ بشیر احمد (چک ۹۹ گ ب)۔ میاں مبارک احمد۔ سعید احمد ناصر۔ محمد اکرم بٹ۔ محمد نفیس۔ محمد امجد۔ جاوید اقبال۔ منور احمد ڈار۔ عبد الماجد۔ لئیق احمد۔ محمد یونس بھٹی۔ الطاف احمد بھٹی۔ ناصر احمد۔ راشد کریم۔ لطف اللہ شیخ۔ رشید احمد۔ بشیر احمد۔ مقصود احمد۔ طیب احمد۔ محمد رشید الدین۔ نذیر احمد سہگل۔ محمد یونس۔ شمیم احمد۔ ناصر احمد۔ عطاء الرحمان۔ نصیر احمد۔ منور احمد۔ پرویز۔ عبد السبوح۔ محمد جمیل۔ محمد سلیم۔ طاہر عزیز۔ محمد اشرف۔ جاوید۔ منصور۔ مبارک۔ افتخار احمد۔ ظفر اقبال۔ محمد عبد اللہ۔ محمد حنیف۔ نصیر احمد۔ داؤد احمد شاکر۔ منظور احمد۔ محمد اصغر۔ حفیظ احمد۔ محمد افضل بٹ۔ بشارت احمد۔ منظور احمد۔ امیر الدین ناصر۔ مقصود احمد۔ اشتیاق احمد نصر۔ محمد اکرم۔ حفیظ احمد۔ مبشر احمد۔ ریاض احمد۔ حمید احمد۔ بشارت احمد۔ ارشاد احمد۔ عبد الباسط۔ محمد شریف۔ محمد لطیف۔ شیخ عبد الصادق۔ شیخ عبد الخالق۔ عبد الرزاق۔ محمود احمد۔ شیخ سلیم احمد۔ مبارک احمد۔ نصیر احمد۔ مشتاق احمد۔ نعیم احمد۔ محمد حنیف۔ نثار احمد۔ ناصر جمال۔ حلیم احمد۔ منور احمد۔

امتیاز احمد۔ رانا محمد ارشد خان۔ محمد خان۔ محمد سلیم خالد محمود
سید شمشاد احمد۔ منیر احمد۔ محمد فاروق۔ عزیز احمد۔ مقصود احمد
منیر احمد۔ عنایت علی۔ رحمت علی۔ عزیز احمد۔ سعید محمد۔
نذیر احمد۔ مرزا مسرور احمد۔ شیخ خالد مسعود۔ ممتاز احمد۔
ظفر احمد۔ منظور احمد۔ فضل کریم (لائل پور شہر) ارشاد احمد
(چک ۶۱) حفیظ احمد (لاٹھیانوالہ)۔ سعید احمد بٹ۔
عبد الغفار (چک 203/R-B) بشیر احمد۔ احسان الحق۔
نادر احمد۔ عبد الستار (چک ۲۹۵ گ ب)۔ رفیق احمد۔
حمید احمد (چک ۹۶ گ ب) حمید الدین (چک ۱۲۱)۔
صدیق احمد (گوجرہ)۔ منیر احمد (ٹوبہ ٹیک سنگھ) بشیر احمد
(چک ۱۰۷) ارشاد احمد (چک ۱۰۰)۔ کل ۱۱۴

۱۲۔ ضلع گجرات

- کل سفر ۹۰ تا ۱۱۰ میل
- روانگی ۱۱/۷۳ ۱ صبح
- آمد ربوہ ۱۱/۷۳ ۱ شام

ناصر احمد چیمہ (رسول)۔ سید امداد علی۔ اعجاز محمود
عبد الرزاق بٹ۔ سعید احمد (منڈی بہاء الدین)۔
کل ۵۔

۱۳۔ ضلع گوجرانوالہ

- کل سفر ۶۰ تا ۹۰ میل
- روانگی ۱۰/۷۳ ۳۱
- آمد ربوہ ۱۱/۷۳ ۱

ماسٹر مبشر احمد (مدرسہ چٹھہ)۔ ڈاکٹر نصیر احمد
(سانگھڑ) منور احمد۔ طاہر احمد۔ خادم حسین۔ خورشید حیات

سعادت حیات۔ منیر احمد۔ حفیظ عزیز۔ فاروق احمد۔
مشتاق احمد۔ رشید احمد (حافظ آباد) محمد سراج۔
عطاء اللہ امینی۔ چوہدری محمد اسحاق۔ محمد اشرف محمد اختر۔
انوار احمد جان۔ عبد الجبار ناصر۔ منیر احمد۔ طاہر احمد قریشی۔
مبارک اعظم۔ عبد اللطیف کھوکھر۔ ملک محمود احمد۔ عبد المجید قمر۔
ناصر احمد۔ عبد السمیع۔ شیخ آفتاب احمد۔ ملک ناصر احمد۔
محمد حنیف (گوجرانوالہ شہر)۔ افتخار احمد (راہوالی)۔
عبد الرشید۔ محمد یونس (ترگڑی)۔ کل ۳۳

۱۴۔ ضلع سیالکوٹ

- کل سفر ۱۰۵ تا ۱۳۲ میل
- روانگی ۱۰/۷۳ ۳۱
- آمد ربوہ ۱۱/۷۳ ۱

مرزا محمد ظفر۔ سید نصیر احمد۔ مرزا آصف محمود۔
محمد یسین (سیالکوٹ شہر)۔ عطاء اللہ (کوٹ کریم بخش)
منیر احمد (بھروکے کلاں)۔ ظفر احمد۔ عبد المجید (موسیٰ والا)
محمود احمد (دھدو بسرا) محمد حنیف۔ عبد الوہاب (چاچکے چٹھہ)
انعام الحق کوثر۔ رفیق احمد۔ چوہدری ناصر احمد (ڈسکہ)
فتح محمد۔ چوہدری نور دین (عزیز پور) منیر احمد (ترسکہ)
کل ۱۷۔

۱۵۔ ضلع شیخوپورہ

- کل سفر ۳۵ تا ۱۲۵ میل
- روانگی ۱۰/۷۳ ۳۱
- آمد ربوہ ۱۱/۷۳ ۱

محمد اشرف۔ محمد یوسف۔ امان اللہ۔ سکندر حیات
منیر احمد (کرتو) محمود احمد۔ نصر اللہ خان۔ بشیر احمد (ننکانہ صاحب)

عبدالکریم۔ محمد افضال۔ راجہ غفور احمد (شاہ کوٹ)۔ نصیر احمد قائد مجلس۔ نصیر احمد سعید احمد (۳۳ دھاریوال) غلام مصطفےٰ۔ محمد اسلم۔ اللہ رکھا۔ توقیر احمد۔ ناصر احمد۔ عبداللطیف (بہوڑو چک)۔ ملک لطیف احمد سرور۔ قاضی عبدالمتین عباسی۔ رائے شہادت علی۔ رائے عبدالواحد۔ اعجاز احمد۔ عبدالسلام۔ ظہیر احمد۔ امتیاز احمد مقصود احمد۔ عبدالرؤف۔ رفیق احمد۔ ملک جاوید احمد آصف منظور۔ عبدالقدیر ملک (شیخوپورہ شہر)۔ عبدالمجید۔ نعمت علی۔ مستری نصیب احمد (چک ۱۸) مختار احمد (چک ۴۵ مرڑ)۔ رشید احمد بھٹی۔ بشیر احمد (بکھی انا) محمد طفیل نسیم۔ خالد محمود۔ رفیع احمد۔ مرزا محمد یوسف نیر۔ آفتاب احمد (سانگلہ ہل)۔ محمد عباس (چک ۲۹۲)۔ محمد یوسف۔ رشید احمد قمر۔ ریاض احمد۔ محمد سلیمان۔ طارق صفت (ننکانہ صاحب)۔ حمید اللہ۔ (چک ۱۱/۱۷ جہور)۔ بشیر احمد (سدوالا)۔ کل ۵۳

۱۶۔ ضلع جھنگ

- کل سفر ۴۳ تا ۶۰ میل
- روانگی ۷ ۱/۲ صبح
- آمد ربوہ ۷ ۱/۲ شام

چوہدری عبدالمجید۔ منظور احمد۔ ولی محمد انور۔ شمیم پرویز۔ محمد اقبال۔ فضل الرحمٰن۔ کریم احمد منیر۔ سلیم احمد۔ منصور احمد۔ منظور احمد۔ عبدالعزیز۔ محمد یوسف۔ محمد اکمل محمود۔ افتخار احمد۔ مسعود احمد خالد۔ احسان الحق۔ صلاح الدین خالد۔ لطیف احمد۔ بشارت نثار احمد۔ انعام اللہ (جھنگ شہر)۔ سردار احمد (احمد نگر)۔ نعیم احمد شاہ۔ مبارک احمد۔ فہیم الدین۔ منور احمد (چنیوٹ)۔ کل ۲۵

۱۷۔ ضلع سرگودھا

- کل سفر ۲۲ تا ۸۰ میل
- روانگی ۷ ۱/۲ صبح
- آمد ربوہ ۷ ۱/۲ شام

چوہدری ریاض احمد۔ تشکر الرحمٰن۔ بشیر احمد قمر۔ عبدالمجید۔ رانا عبدالغفار۔ محمد سلیمان۔ راجہ فاضل احمد۔ منور احمد۔ اشرف احمد۔ رحیم بخش۔ سید جنود اللہ ضیاء۔ سید محمود احمد جنود۔ سید ادریس احمد جنود۔ مشتاق احمد۔ وسیم احمد۔ شیخ منور احمد۔ مبارک۔ شیخ انور احمد۔ شیخ محمد حنیف۔ فہیم احمد صالح۔ ظہیر احمد خالد۔ محمد اکمل زاہد۔ الرشید حقانی۔ ادریس احمد۔ محمد اکرم۔ محمد شاہ تاج۔ عبدالمجید۔ منور احمد باجوہ۔ ناصر احمد باجوہ۔ فاروق احمد پراچہ۔ اعجاز احمد نون۔ شیخ ظہور احمد۔ ماسٹر محمد رفیق۔ چوہدری عطاء اللہ۔ رائے برکت اللہ منگلا۔ شیخ نعیم الدین۔ مبارک احمد۔ نعیم احمد۔ مرزا رفیق احمد۔ چوہدری مسعود احمد۔ قریشی رشید احمد جاوید۔ چوہدری سیف اللہ۔ کریم اللہ۔ عبدالحق (سرگودھا شہر)۔ شیخ اختر علی۔ نذیر احمد باجوہ۔ عزیز احمد۔ بشیر احمد۔ ناصر احمد۔ اعجاز احمد۔ رشید الدین۔ عزیز الدین (سرگودھا چھاؤنی)۔ نصر اللہ خان۔ سلیم احمد۔ ملک اللہ دتا۔ ملک مظفر احمد۔ شوکت علی۔ ناصر احمد۔ مبشر احمد۔ محمد اشرف۔ محمد اکرم۔ نعمت اللہ جاوید۔ مقصود احمد۔ اللہ دتا (۹۸ شمالی)۔ منیر احمد۔ مبشر احمد۔

مبارک احمد۔ مبارک احمد ولد غلام احمد صاحب۔ منور احمد
حفیظ احمد۔ ماسٹر خالد محمود علوی۔ نصیر حمید۔ مبشر احمد گوندل۔
مبارک احمد جاوید۔ ناصر احمد۔ حمید احمد۔ منیر احمد۔ منیر احمد۔
اللہ دتا۔ مبشر احمد گوندل ولد نثار احمد صاحب۔ عبدالرزاق۔
اشفاق احمد (۹۹ شمالی)۔ محمد خالد (۱۳۰ شمالی)۔
عاشق حسین۔ محمد سلیمان خان۔ بشیر احمد۔ محمد رفیق۔ خادم حسین
محمد لقمان خان۔ محمد اسلم۔ عبدالرؤف۔ احمد یار (۳۵ شمالی)
عباس احمد باجوہ۔ محمد اشرف باجوہ۔ مبشر احمد۔ محمود احمد
باجوہ۔ مسعود احمد باجوہ (۳۳ شمالی)۔ ریاض گوندل۔
(۳۲ جنوبی)۔ بشیر احمد چیمہ۔ رفیق احمد بھٹی (۳۵ جنوبی)
منصور احمد۔ ظفر احمد (۷۸ جنوبی)۔ رشید احمد (۴۰ جنوبی)
غضنفر اللہ۔ مبشر احمد چیمہ۔ بشارت احمد چیمہ۔ مبارک احمد
چیمہ۔ عصمت اللہ و اہلیہ۔ منور احمد چیمہ (۸۸ شمالی)۔
چوہدری رحمت اللہ (۳۸ جنوبی)۔ انوار الحق۔ رانا
حمید اللہ۔ رانا عطاء اللہ۔ مقبول احمد۔ رانا محمد حسین۔
ملک شریف احمد۔ عبدالغفار خان۔ صالح محمد۔ صادق محمد۔
احمد علی۔ داؤد احمد۔ خان حفیظ احمد۔ خان عبدالرشید۔
مبشر احمد۔ ظفر احمد (خوشاب) اعجاز احمد (چک ۳۸)۔
انصاف احمد (۶۸ منگلا)۔ رائے عبدالقادر۔ محمد معصوم
محمد یوسف۔ خضر حیات۔ محمد اسحاق۔ محمد اقبال (چک منگلا)
مظفر احمد۔ خالق محمود۔ غلام احمد۔ نصیر احمد۔ محمد اشرف۔
محمد اسلم۔ شوکت علی۔ طارق محمود۔ مبشر احمد۔ محمد اقبال۔
محمد عبداللہ۔ امتیاز احمد (۴۶ شمالی)۔ شوکت علی۔ بشیر احمد۔
حسن پرویز۔ عبدالغفور۔ رشید احمد (۸۷ شمالی)۔
بشارت احمد طاہر۔ غلام حیدر (۷۹ شمالی)۔ محمد شریف۔
طاہر احمد (۸۷ شمالی)۔ ڈاکٹر عبدالسلام۔ خالد محمود۔
مبشر احمد۔ غلام رسول تارڑ (پھلروان)۔ ریاض احمد۔
ممتاز احمد۔ منظور احمد۔ سلطان علی (دودہ) محمد سلیمان۔
محمد انوار۔ محمد احسن۔ مطیع الرحمٰن۔ عبدالمجید۔ مجید احمد۔
طاہر احمد۔ محمد اکرم طاہر۔ پرویز احمد خالد (بھیرہ)۔
محمد اکرم۔ داؤد احمد۔ سرفراز احمد۔ عبدالعزیز۔ محمد یوسف۔
شوکت محمد (سیکہ) عبدالمنان فیاض (میانی)۔ محمد ابراہیم
(گھوگھیاٹ) محمد سعید۔ محمد حیات (رکھ چراگاہ) محمد اشرف
محمد صدیق (۲۷ جنوبی)۔ سرور محمد۔ سلطان احمد۔ محمد صدیق
(59/D.B) ماسٹر عبدالغفور (8/M.B)۔ سید مسند علی شاہ۔
(قائم آباد)۔ راجہ محمد یعقوب (ساہیوال) عنایت اللہ۔
خالد محمود۔ عطاء اللہ۔ حافظ نذیر احمد۔ نذیر احمد۔ غلام نبی۔
محمد حفیظ بقا (ادرحمہ)۔ عبدالستار۔ محمد یعقوب۔ علی محمد۔
(میانہ امید علی ورک) غلام رسول۔ منظور احمد (ڈل بالا)
امتیاز احمد (۸۶ جنوبی)۔ محمد ظفر اللہ۔ محمد رمضان۔
محمد شعیب (روڈہ)۔ عبدالعزیز کوثر۔ عبدالرشید۔
(تخت ہزارہ)۔ کلیم اللہ۔ مسعود احمد (چک ۹ پنیار)۔
محمد رمضان۔ کل ۲۱۳۔

۱۸۔ ضلع راولپنڈی

کل سفر ۲۱۱ میل
روانگی
آمد ربوہ

شیخ عبدالرشید۔ رفیق احمد فوزی۔
عبدالقدیر آزاد۔ میجر رفیق احمد بھٹی۔ مبشر احمد۔ وسیم احمد

فیاض احمد۔ افتخار احمد بھٹی۔ منور احمد۔ یوسف سہیل۔
امتیاز حسین۔ نعیم خالد۔ کلیم خاور (راولپنڈی صدر)
مظفر احمد۔ فضل الرحمٰن۔ نوید رشدی۔ احمد علی قمر۔
(مسجد نور) کل ۱۷

انتخابات قائدین مجالس

برائے سال ۱۳۵۲-۵۴ ہش / ۱۹۷۳-۷۵ء

ایسی مجالس خدام الاحمدیہ جن میں نئے دو سال کیلئے ابھی تک قائدین کے انتخابات نہیں ہوئے وہاں کے سابقہ قائدین پریذیڈنٹ صاحبان سے درخواست کر کے نئے قائدین کا فوری انتخاب کروا کر مرکز میں رپورٹ ارسال فرمائیں۔

نوٹ:۔ جملہ پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں انتخاب فارم اور انتخاب کروانے کی درخواست قبل ازیں بھجوائی جا چکی ہے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

الوداع

یکم جنوری ۱۹۷۴ء سے مندرجہ ذیل احباب مجلس خدام الاحمدیہ سے مجلس انصار اللہ میں شامل ہو رہے ہیں:۔

۱۔ مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ساجد۔ آپ مجلس مرکزیہ میں مہتمم عمومی کے فرائض سرانجام دیتے رہے ہیں۔ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر سائیکل پر آنے والے خدام کا استقبال اور سائیکلوں کی حفاظت کا کام آپ نے بڑی محنت سے سرانجام دیا۔ اسی طرح اجتماع کے موقعہ پر منعقد ہونے والی نمائش کے بھی آپ منتظم تھے۔

۲۔ مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب قائد ضلع سرگودھا۔ آپ نے گزشتہ کئی سال سے بطور قائد ضلع سرگودھا بڑی محنت، جانفشانی اور خلوص سے کام کیا ہے۔

۳۔ مکرم چوہدری عبد الغفور صاحب۔ آپ نے گزشتہ کئی سال بطور قائد ضلع حیدرآباد اور پھر قائد علاقہ حیدرآباد بڑی محنت اور جانفشانی سے خدمات سرانجام دی ہیں۔

۴۔ مکرم چوہدری شریف احمد دیڑھوی۔ آپ بھی گزشتہ کئی سال سے قائد علاقہ خیرپور کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیتے رہے ہیں۔

۵۔ مکرم مبشر احمد صاحب دہلوی۔ آپ نے ۴۴ء ۴۴ء مسلسل کئی سال قائد خدام الاحمدیہ کی حیثیت سے مجلس کی گرانقدر خدمات سرانجام دی ہیں۔

اللہ تعالیٰ اِن سب بھائیوں کی قربانیوں اور خلوص کو قبول فرمائے۔ آمین!

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اپنے اِن رفقاء کار کی خدمات کے لئے ان کی شکر گزار ہے۔

ذکرِ حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ حضرت صوفی غلام محمد صاحب اور حضرت مولوی محمد حسین صاحب نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی درخواست پر محنت و استقلال اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقام توکل پر سالانہ اجتماع ۵۲ ھش ۱۳ / ۱۹۷۳ء کے موقعہ پر ذکر حبیبؑ کے تحت بعض ایمان افروز روایات بیان فرمائی تھیں ان روایات کو قارئینِ خالد کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے ——— (ایڈیٹر)

——— (۱) ———

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجوا اللہ والیوم الآخر وذکر اللہ کثیرًا۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے وضاحت سے فرمایا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں ہر شخص کیلئے خواہ وہ کسی حیثیت کا ہو نمونہ موجود ہے۔ لہذا ہم پر لازم ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کریں۔ فی زمانہ چونکہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام ان کے بروز ہیں ان کی اتباع بھی ہمارے لئے لازمی ہے جیسے کہ سیدنا آقا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ علاوہ ازیں بیعت میں ایسے الفاظ موجود ہیں جن میں اس اتباع کی وضاحت موجود ہے۔

مکرم معتمد صاحب نے جس چٹھی میں مجھے ذکر حبیبؑ پر تقریر کرنے کے لئے فرمایا اس میں یہ بھی تحریر تھا کہ استقلال اور محنت کے مضمون کو مدنظر رکھا جاوے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں حضرت منشی ظفر احمد صاحب رضی اللہ عنہ (والد ماجد محترم شیخ محمد احمد صاحب امیر جماعت لائل پور) کی ایک روایت پیش ہے۔

۱۔ ایک دفعہ جلسہ سالانہ پر بہت سے آدمی آئے تھے جن کے پاس کوئی پارچہ سرمائی نہ تھا۔ ایک شخص نبی بخش نمبردار بٹالہ نے اندر سے لحاف بچھونے منگانے شروع کئے اور مہمانوں کو دیتا رہا۔ عشاء کے بعد حضرت صاحبؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ بغلوں میں ہاتھ دیئے بیٹھے تھے اور ایک صاحبزادہ جو غالباً حضرت خلیفۃ المسیح الثانی تھے پاس بیٹھے تھے اور ایک شتری چوغہ انہیں اوڑھا رکھا تھا۔ معلوم ہوا کہ آپؑ نے بھی اپنا لحاف بچھونا طلب کرنے پر مہمانوں کے لئے بھیج دیا۔ میں نے عرض کیا حضور کے پاس کوئی پارچہ نہیں رہا اور سردی بہت ہے۔ فرمانے لگے مہمانوں کو تکلیف نہیں ہونی چاہیئے اور ہمارا کیا ہے رات گزر جائے گی۔ نیچے آ کر میں نے نبی بخش نمبردار کو بہت برا بھلا کہا کہ تم

حضرت صاحب کا لحاف بچھونا بھی لے آئے۔ وہ شرمندہ ہؤا اور کہنے لگا کہ جس کو دے چکا ہوں اس سے کس طرح واپس لوں۔ پھر مَیں مفتی فضل الرحمٰن یا کسی اور سے، ٹھیک یاد نہیں رہا، لحاف بچھونا مانگ کر آ دے گیا۔ آپؑ نے فرمایا کسی اور کو دے دو۔ مجھے تو اکثر نیند بھی نہیں آیا کرتی۔ اور میرے اصرار پر بھی آپؑ نے نہ لیا اور فرمایا کسی اور مہمان کو دے دو۔ پھر مَیں لے آیا۔

اس واقعہ سے ظاہر ہے کہ حضورؑ نے تمام رات شدید سردی کے موسم میں بغیر لحاف وغیرہ کے گزار دی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ویؤثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ۔ حضورؑ کا مہمانوں سے یہ سلوک ہمارے لئے بہترین نمونہ ہے۔ ایسی تکلیف اور مشقت کو برداشت کرنا صرف اللہ تعالیٰ کے پیاروں ہی کا کام ہے۔

۲۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں (۱۹۰۷ء) مَیں تیسری جماعت میں تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرزند صاحبزادہ میاں مبارک احمد صاحب بھی ہماری جماعت میں پڑھتے تھے۔ ان کی بیماری کے ایام میں حضورؑ بورڈنگ سے یتامیٰ اور مساکین کو بلا کر اپنے مکان پر کھانا کھلاتے تھے۔ ایک دن حضورؑ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت میاں صاحب کے سب ہم جماعت طلباء کو لایا جاوے۔ تیسری جماعت کا کمرہ بورڈنگ کے (بعد میں مدرسہ احمدیہ) شمالی دروازہ کے بائیں طرف آخر میں تھا وہاں سے ہمارے استاد حضرت منشی سکندر علی صاحبؓ نے تمام طلباء کو قطار میں ترتیب دیکر گول کمرہ کے شرقی جو گلی تھی اس میں حضورؑ کے مشرق کی طرف جو ڈیوڑھی ہے اس میں داخل کیا اور طلباء دوسری منزل پر چلے گئے۔ سامنے برآمدہ میں شمالاً جنوباً چارپائی پر صاحبزادہ صاحب لیٹے ہوئے تھے۔ شمال کی طرف سرہانے کے پاس حضورؑ کرسی پر تشریف فرما تھے اور پائنتی کی طرف حضرت اُمّ المومنین رضی صاحبزادہ صاحب کے دائیں طرف جانب غرب چارپائی پر ایک رومال میں پیسیوں کا ڈھیر تھا۔ طالب علم باری باری حضورؑ کی پُشت کی طرف سے ہو کر میاں صاحب کے سامنے کھڑا ہو جاتا۔ میاں صاحب اس کو اپنے ہاتھ سے کچھ پیسے دیتے۔ مجھے ادھنی (جو تانبے کی اور ایک روپیہ کے سائز کے برابر ہوتی تھی) دی۔ ہر لڑکا پیسے لیکر غربی جانب کے دروازے سے نیچے چلا جاتا۔

اس واقعہ میں حضورؑ کے عمل سے ظاہر ہے کہ ردّ بلا اور دعا کی تحریک کے لئے حضورؑ صدقہ مسلسل فرماتے رہے اور ایک وقت میں صاحبزادہ صاحب کے ہم عمر اور ہم جماعت بچوں کو بھی اس عمل میں شامل فرما لیا۔ معلوم ہؤا کہ محض یتامیٰ اور مساکین کو ہی صدقہ نہیں دینا چاہیئے بلکہ اگر ساتھیوں کو بھی شامل کر لیا جاوے تو وہ بھی صدقہ کا قائم مقام ہے۔ حضورؑ نے ہمارے لئے صدقہ میں بھی ایک استقلال کا اعلیٰ نمونہ چھوڑا ہے۔

۳۔ حضرت صاحبزادہ میاں مبارک احمد صاحب کی جب وفات ہوئی تو اُن دنوں بہشتی مقبرہ کے رستہ پر پُل نہیں تھا۔ اُن دنوں ڈھاب میں پانی

تھا۔ اسلئے سکول جو بند ہو گیا تھا اس کے بنچ جو چھ فٹ لمبے ہوتے ہیں نیچے اُوپر رکھ کر ایک مضبوط ٹیلہ طلباء کی مدد سے بنایا گیا اور اسی پر سے جنازہ گزارا گیا۔ آجکل بعض لوگ ایسے کاموں کے بجالانے میں عار محسوس کرتے ہیں یا کتراتے ہیں لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ایسے کام بطیب خاطر کئے جاتے تھے۔

۴۔ ایک غیر مسلم کا واقعہ عرض کرتا ہوں جس میں حضورؑ باوجود اس کی بدسلوکی کے اس سے مستقل طور پر نیک سلوک کرتے رہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب منارۃ المسیح کی قادیان میں بنیاد رکھی گئی اور قادیان کے ہندوؤں (ان کے مکانات مسجد اقصیٰ کے اردگرد کثرت سے تھے) نے اس کی تعمیر کے خلاف حکومت کے پاس شکایت کی کہ اس سے ہمارے گھروں کی بے پردگی ہوگی۔ گورداسپور سے ایک مجسٹریٹ آیا۔ اس نے شکایت کرنے والوں کو بھی بلایا اور حضرت صاحب کو بھی۔ بڈھامل آریوں کا لیڈر تھا۔ حضرت صاحبؑ نے بڈھامل کو مخاطب کر کے فرمایا۔ بڈھامل فلاں وقت جو تمہیں پریشانی آئی تھی اور تم ہمارے پاس آئے تو کیا ہم نے تمہاری مدد کی تھی یا نہیں؟ اس نے بلا جھجک کہا "جی حضرت"۔ پھر آپؑ نے ایک ایک کر کے دو چار اَور مواقع کا ذکر کر کے اس سے پوچھا کہ بتلاؤ فلاں فلاں پریشانی کے وقت ہم نے تمہاری مدد کی تھی یا نہیں؟ اس نے ہر بار بلا جھجک یہی کہا۔ "جی حضرت"۔

پھر اس کے برعکس صورتِ حال کا ذکر کر کے حضرت صاحب نے بڈھامل سے دریافت فرمایا۔ کہ فلاں فلاں وقت جو تم کو ہمیں تکلیف پہنچانے کا موقع ملا تو کیا تم نے کوئی کمی رکھی؟ تو اس نے کہا۔ ہاں حضرت ایسا ہی ہوا۔ حضرت صاحبؑ نے اپنے سلوک اور اس کے مقابل اس کی معاندانہ روش کا ذکر کر کے فرمایا۔ "اچھا تم اپنی راہ پر چلتے رہو ہم اپنی راہ پر چلتے رہیں گے"۔ مجسٹریٹ سب سُن کر حیران ہو گیا کہ مرزا صاحب کی طرف سے ہر استفہام اقراری پر بڈھامل اقرار اور تصدیق ہی کرتا چلا گیا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے اپنی حیرت کا اظہار یوں کیا کہ باوجود اس کے کہ بڈھامل سخت غصیلا اور بغیض تھا جب بھی حضرت صاحبؑ نے اسے مخاطب کیا تو وہ آگے سے "جی حضرت" ہی کہتا رہا۔

اس واقعہ میں بڈھامل نے حضور کو دُکھ دینے کے لئے کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیا لیکن حضورؑ استقلال سے اس کے ساتھ نیک سلوک ہی فرماتے رہے۔

۵۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جن دنوں صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید آئے ہوئے تھے دوسرے چوتھے روز وہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہتے کہ مولوی صاحب! سُوء ہضم کی کوئی دوا عنایت فرمائیے۔ تین چار مرتبہ جو ایسا ہوا تو ایک روز حضرت مولوی صاحبؓ نے حضرت صاحبزادہ صاحبؓ سے پوچھا یہ سوء ہضم کی آپ کو مزمن تکلیف ہے؟ تو صاحبزادہ صاحبؓ نے

کہا حضرت ایسا نہیں، بات یہ ہے کہ حضرت اقدسؑ ہر روز میرے لئے پلاؤ بھجواتے ہیں۔ ایک تو پلاؤ دوسرے میں کابلی باشندہ۔ کابلی شخص کے لئے پلاؤ بڑا ہی مرغوب کھانا ہے، سو ایک تو مرغوب کھانا ملنے کی وجہ سے اشتہا سے زیادہ کھا لیتا ہوں اور اس سے بھی بڑھ کر اس کی مرغوبیت کو بڑھا دینے والی یہ بات ہے کہ میں جی میں کہتا ہوں یہ پلاؤ تو حضرت اقدسؑ کی طرف سے آیا ہے اسلئے جتنا بھی زیادہ کھایا جا سکے ضرور کھاؤں کیونکہ پھر یہ قسمت کہاں۔

اس واقعہ سے واضح ہے کہ مہمان نوازی میں بھی استقلال کا پہلو ہونا چاہیئے۔

۶۔ حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ کی روایت ہے کہ ایک مقدمہ کے تعلق سے میں ایک دفعہ گورداسپور میں رہ گیا تھا۔ حضورؑ کا پیغام پہنچا کہ واپسی میں مل کر جائیں۔ چنانچہ میں اور شیخ نیاز احمد صاحب ایک دوست اور مفتی فضل الرحمٰن صاحب قادیان کو یکّہ میں روانہ ہوئے۔ بارش سخت تھی اسلئے یکّہ کو واپس کرنا پڑا۔ اور ہم بھیگتے رات کو دو بجے کے قریب قادیان پہنچے حضورؑ اسی وقت باہر تشریف لے آئے۔ ہمیں چائے پلوائی اور بیٹھے باتیں پوچھتے رہے۔ ہمارے سفر کی تمام کوفت جاتی رہی۔ پھر حضورؑ تشریف لے گئے۔

اس واقعہ میں دو امور واضح ہیں۔ خدام حضورؑ کے ارشاد میں کس طرح تکلیف اور مشقت برداشت کر کے فرمانبرداری کا ثبوت دیتے تھے۔ رات کے وقت ۱۷ میل کا فاصلہ پیدل بارش میں طے کر کے آئے۔ دوسری طرف حضورؑ نے رات کے دو بجے ہی ان کو ملاقات کا موقع عطا فرمایا اور ان کی اس بے وقت تکلیف کے پیش نظر خاطر و مدارات بھی کی۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حضورؑ کے نقش قدم پہ چلنے کی توفیق عطا فرماوے آمین ٭ (محترم صوفی غلام محمد صاحب)

—(۲)—

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقامِ توکّل!

۱۔ غالباً ۱۹۰۰ء کا واقعہ ہے کہ حضرت اقدس ایک مقدمہ کے دوران مع چند خدام کے بٹالہ تشریف لے گئے۔ بٹالہ کی جماعت نے دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا۔ حضور عدالت منصفی کے سامنے کمیٹی کے باغ میں تشریف فرما تھے۔ جماعت کے احباب کھانا لیکر آئے۔ میری اُس وقت عمر آٹھ سال کے قریب تھی۔ ہم نے ایک ایک لوٹا اور چار چار گلاس اُٹھائے ہوئے تھے۔ حضورؑ کے سامنے جب کھانا پیش کیا گیا تو ہم راہی بھی ساتھ تھے سب نے مل کر کھانا کھایا۔ ہم دو تین بچے مسیح موعود علیہ السلام کے پاس ہی بیٹھے تھے ہمیں بھی کوئی کوئی لقمہ تبرکاً حضورؑ کے ہاتھ کا ملتا رہا۔ بعد طعام حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ نے جمعہ کی پہلی اذان کہی۔ دیہات سے بھی بعض لوگ مثلاً دھرمکوٹ بگا وغیرہ سے آئے ہوئے تھے وہ بھی جمعہ کی نماز میں شامل ہوئے۔ دوسری اذان کہہ کر حضرت مولانا عبدالکریم صاحبؓ مرحوم نے ہی حضرت اقدسؑ

کے حکم کے ماتحت خطبہ شروع کر دیا۔ دورانِ خطبہ ہی کچہری کی طرف سے آواز آئی کہ مرزا غلام احمد صاحب حاضر ہوں۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے بہت مختصر خطبہ پڑھا اور نماز پڑھا دی۔ حضورؑ نے ارشاد فرمایا کہ عصر کی نماز بھی پڑھا دیں۔ حضرت مولوی صاحبؓ نے خیال فرمایا کہ شاید حضرت صاحبؑ نے عدالت کی طرف سے آمدہ حاضری کی آواز نہیں سُنی اسلئے انہوں نے حضورؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور! call خطبہ میں ہی آ گئی تھی۔ حضورؑ نے فرمایا ہاں آپ عصر کی نماز پڑھا دیں۔ مولوی صاحبؓ نے پڑھا دی اور پھر عرض کر دیا کہ حضور عدالت کی طرف سے خطبہ کے دوران ہی آواز آ گئی تھی حضورؑ نے فرمایا کہ ہاں ہاں اب دُعا کر لیں۔ اور پھر آپ نے دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھا دیئے۔ نہایت تسلی کے ساتھ دُعا کرنے کے بعد حضورؑ نے چھڑی پکڑی اور کچہری کی طرف تشریف لے گئے۔ ہماری ڈیوٹی سامان کا خیال رکھنے کے لئے لگ گئی۔ چند منٹوں کے بعد ہی حضورؑ واپس تشریف لے آئے اور معلوم ہوا کہ مقدمہ کا فیصلہ حضورؑ کے حق میں ہوا ہے۔ اس کے بعد حضورؑ احباب سے مل کر یکوں میں سوار ہو کر قادیان کو تشریف لے آئے۔

۲۔ مولوی کرم دین صاحب جہلمی نے جو حضورؑ پر مقدمہ کیا ہوا تھا اور اس مقدمہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی مجسٹریٹ نے جرمانہ کر دیا اور مولوی کرم دین صاحب کو بھی پچاس روپے جرمانہ کر دیا گیا۔ حضورؑ کی طرف سے اسی وقت جرمانہ ادا کر دیا گیا اور چند دنوں کے بعد اس کی اپیل کر دی۔ یہ اپیل امرتسر میں ہوئی تھی اور جج نے مسل پڑھ کر اس جرمانہ کو جو مسیح موعود علیہ السلام پر کیا گیا تھا ناجائز قرار دیا اسلئے حضورؑ گورداسپور سے جرمانہ کی رقم واپس لینے کیلئے تشریف لے گئے۔ دوسرے دن حضورؑ قادیان میں واپس تشریف لے آئے۔ اس سے دوسرے دن میرے والد صاحب (جنہوں نے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے نیچے سے چادر کھینچ لی تھی کہ میری چادر پلید نہ کرو) نے کچھ بتاشے خریدے اور اس کی چھوٹی سی گٹھڑی باندھ کر میرے سر پر رکھوائی اور مسجد مبارک میں بوقتِ ظہر پہنچ گئے۔ میں نے وہ گٹھڑی جس میں قریباً تین سیر بتاشے تھے، حضورؑ کے سامنے رکھ دی۔ حضورؑ نے دریافت فرمایا کہ اس میں کیا ہے؟ میرے والد صاحب نے عرض کیا کہ حضور اس میں شیرینی ہے اور یہ ہم حضور کے حق میں مقدمہ ہو جانے کی خوشی میں لائے ہیں۔ حضورؑ بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ تقسیم کر دو۔ چنانچہ میرے والد صاحب نے گٹھڑی کھول کر عرض کیا کہ حضور پہلے آپ کھائیں اور پھر میں تقسیم کروں گا۔ حضورؑ نے پانچ سات بتاشے اپنے ہاتھ میں لے لئے (بتاشے چھوٹے تھے) مگر میرے والد صاحب نے اصرار کیا کہ حضور آپ نے تھوڑے لئے ہیں۔ اور آپ کا قمیص پکڑ کر آپ کی جھولی میں دو مرتبہ بتاشے ڈال دیئے۔ ارد گرد بیٹھے ہوئے سب لوگ ہنس پڑے۔ حضورؑ مسکراتے رہے۔ باقی بتاشے کچھ تقسیم کر دیئے اور باقی اندر حضورؑ کے گھر بھیج دیئے اور آواز دی کہ میری چادر لیتے آنا اور ساتھ ہی واقعہ حضورؑ کو سُنانا شروع

کیا کہ جس دن حضور کا مارٹن کلارک والا مقدمہ بٹالہ میں پیش ہونا تھا اُس دن صبح مولوی محمد حسین مسجد میں نماز پڑھانے نہ آسکے۔ مولوی صاحب کی غیر حاضری میں مولوی امام الدین صاحب نماز پڑھایا کرتے تھے انہوں نے نماز پڑھا کر مجھے مخاطب کر کے بتایا کہ ٹھیکیدار صاحب! آج ضرور کچہری چلنا کیونکہ آج شیر کے مُنہ میں بکرا آئے گا۔ اگر کسی طرح وہ زندہ بچ گیا تو زخمی ہونے سے نہیں بچ سکے گا۔ گویا حضورؑ کو بکرا بنایا اور مولوی محمد حسین صاحب کو شیر۔ کیونکہ مولوی صاحب نے ڈٹ کر عیسائیوں کی طرف سے جھوٹی شہادت دینی تھی۔ میرے والد صاحب نے عرض کیا کہ حضور پہلے میں نے آپ کو نہیں دیکھا ہوا تھا۔ اس دن میں نے کچہری جا کر بکرے کی عزت افزائی اور شیر کی رسوائی دیکھی تو فوراً مجھ پر حضور کی صداقت واضح ہوگئی اور کرسی وغیرہ نہ ملنے کی وجہ سے وہ مجھ سے چادر لے گئے تھے جس پر وہ بیٹھ گئے۔ مگر میرا نظریہ قدرت نے ایسا بدل دیا کہ یہ شخص ایسا پلید ہے کہ عیسائیوں کی طرف سے ہو کر ایک ایسے برگزیدہ وجود کو قید کرانے کیلئے آیا ہے۔ اسی نفرت کی وجہ سے میں اس کے پاس پہنچا کہ میری چادر چھوڑ دو۔ وہ چونکہ مجھے اپنا بہت ہی محب سمجھتا تھا وہ حیران ہو کر بولا کہ ٹھیکیدار صاحب یہ کیا بات ہے کہ مجھ سے چادر لیتے ہو؟ میں نے کہا کہ میں کوئی بات نہیں جانتا اور میری چادر چھوڑ دو میں نے زبردستی چادر کھینچ لی اور کہا کہ میری چادر پلید نہ کرو۔ یہ بات سُننے کے بعد حضورؑ نے فرمایا کہ دیکھو چادر کھینچنے والے بھی ہماری طرف کھنچ آئے۔

پھر میرے والد صاحب نے حضورؑ کے دریافت فرمانے پر کہ مولوی صاحب پھر نہیں آپ کو ملے؟ آپ نے عرض کیا کہ حضور نہ پھر میں اُس کے پیچھے نماز پڑھنے گیا اور نہ اس کو دیکھنے کو طبیعت چاہی۔ میں نے چونکہ ادھر بیعت کر لی ہوئی تھی وہ چند ماہ کے بعد ہمارے لکڑی کے ٹال پر آئے میں اپنے تخت پوش پر بیٹھا ہوا تھا مولوی صاحب نے آ کر السلام علیکم کہا۔ میں نے جواب دیا تو مولوی صاحب بولے کہ ٹھیکیدار صاحب آپ کے بڑے بھائی میاں محمد اکبر صاحب تو پھر گئے تھے کیا آپ بھی پھر گئے ہیں؟ تو میں نے عرض کیا کہ مولوی صاحب ہم کاروباری آدمی ہیں کہاں ہمیں پھرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ مولوی صاحب بولے کہ نہیں آپ کے بڑے بھائی تو مرزائی ہو گئے تھے کیا آپ بھی ہو گئے؟ تو حضور میں نے عرض کیا کہ مولوی صاحب پہلے آپ پھرے بعد میں ہم پھر گئے۔ انہوں نے کہا کہ میں کب پھرا ہوں؟ میں نے کہا کہ پہلے آپ ہمیں خطبوں میں سُناتے رہے کہ مرزا صاحب جو کچھ الہامات وغیرہ لکھتے ہیں وہ سب ٹھیک ہیں مگر یہ مُلّاں نہیں سمجھتے یہ بات آپ کی ہمارے دل میں تھی کہ مولوی صاحب مرزا صاحب کی صداقت کی تصدیق کرتے ہیں تو ہم احمدی ہو گئے۔ مولوی صاحب بولے کہ اُس وقت جو مرزا صاحب کہتے تھے وہ سب ٹھیک تھا بعد میں وہ بگڑ گئے ہیں۔ تو حضور میں نے انہیں کہا کہ یہ بھی جوہری پر اعتراض وارد ہے کہ جب پورے علم و عقل کی شناخت نہیں تھی تو اسے اصلی کیسے کہہ دیا۔ اس پر مولوی صاحب اُٹھ کر چلنے لگے تو

میں نے بازو سے پکڑ لیا کہ مولوی صاحب ایک مسئلہ بتائیں آپ نے خطبہ میں ایک دفعہ بتایا تھا کہ انسان اٹھایا جائے گا ساتھ اُن لوگوں کے جن سے وہ محبت رکھے گا تو مولوی صاحب نے کہا کہ بھائی یہ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے یہ میرے لفظ نہیں ہیں۔ تو میں نے کہا کہ مولوی صاحب! آپ مرزا صاحب کے تو مخالف ہیں اور عیسائیوں کے ساتھی ہیں جن کی طرف سے گواہی دینے کے لئے گئے تھے۔ کیا آپ کا ساتھ انہی سے ہوگا؟ اس پر مولوی صاحب نے اُٹھ کر جانے کی کوشش کی مجھے جواب نہیں دیا۔ یہ میری بات سُن کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ دیکھو یہ ٹھیکیدار صاحب اَن پڑھ آدمی ہیں اور مولوی صاحب لاٹ مولوی کہلاتے ہیں مگر کیسے بُری طرح لاجواب ہو کر چلے گئے۔ یہ احمدیوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کی تائید ہے۔ والسلام

مولوی محمد حسین مربّی (صحابی) دارالنصر غربی ربوہ۔

میرے والد صاحب کا نام میاں محمد بخش صاحب ٹھیکیدار بٹالوی ثم قادیانی ؛

انتخاب زعماءِ حلقہ جات

ایسی مجالس خدام الاحمدیہ جو مختلف حلقہ جات میں منقسم ہیں ان کے قائدین سے درخواست ہے کہ زعماء حلقہ جات کے انتخابات فوری کروا کر رپورٹ منظوری کیلئے مرکز میں ارسال فرمائیں۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کیلئے

ایک ضروری اعلان

ایسے قائدین مجالس جن کو نئے دو سال ۱۳۵۲–۵۴ ہش ۱۹۷۳–۷۵ء کے لئے منظوری حاصل ہو چکی ہے۔ فوری طور پر مجلس عاملہ تجویز کر کے صدر محترم کی خدمت میں منظوری کے لئے ارسال فرمائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اگر آپ قائد ہیں

تو

اس بات کی تسلی فرمالیں کہ آپ کی مجلس کے نام رسالہ "خالد" جاری ہے۔ اگر نہیں

تو آج ہی

سات روپے بذریعہ منی آرڈر بھجوا کر رسالہ

جاری کروالیں

(دارالصدر جنوبی ربوہ) مینیجر ماہنامہ خالد و تشحیذ

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۱۳۵۲ھش ۱۹۷۳ء میں

مجالس اور خدام کی نمائندگی کا ضلعوار گوشوارہ!

نمبر شمار	نام ضلع	تعداد کل مجالس	شامل مجلس	شامل خدام	نمبر شمار	نام ضلع	تعداد کل مجالس	شامل مجالس	شامل خدام
۱	پشاور	۱۰	۶	۲۲	۲۰	ساہیوال	۲۷	۱۸	۶۰
۲	مردان	۳	۲	۶	۲۱	مظفر گڑھ	۱۳	۱۱	۲۴
۳	ہزارہ	۸	۴	۱۲	۲۲	ڈیرہ غازیخان	۹	۸	۱۶
۴	ڈیرہ اسماعیل خان	"	"	"	۲۳	بہاولپور	۱۷	۷	۱۷
۵	بنوں	۱	—	—	۲۴	بہاولنگر	۲۸	۲۰	۲۸
۶	کوہاٹ	۲	۲	۵	۲۵	رحیم یار خان	۱۸	۶	۷
۷	راولپنڈی	۱۳	۸	۸۹	۲۶	سکھر	۵	۳	۴
۸	جہلم	۱۲	۶	۲۶	۲۷	جیکب آباد	۳	"	"
۹	گجرات	۲۹	۲۳	۶۲	۲۸	لاڑکانہ	۹	۸	۲!
۱۰	کیمل پور	۳	۲	۶	۲۹	دادو	۳	—	—
۱۱	سرگودھا	۶۱	۶۱	۳۳۵	۳۰	خیرپور	۱۲	۶	۱۰
۱۲	جھنگ	۲۶	۱۹	۱۳۶	۳۱	نواب شاہ	۲۲	۱۴	۲۳
۱۳	لائل پور	۸۰	۶۲	۳۹۵	۳۲	حیدرآباد	۲۵	۱۲	۳۹
۱۴	میانوالی	۷	۶	۱۸	۳۳	سانگھڑ	۶	۵	۷
۱۵	لاہور	۳۰	۳۰+۱	۳۴۲	۳۴	تھرپارکر	۲۷	۲۷	۵۶
۱۶	سیالکوٹ	۷۷	۵۶	۱۹۸	۳۵	کراچی	۸	۸	۹۹
۱۷	گوجرانوالہ	۳۴	۳۲	۱۸۵	۳۶	کوئٹہ	۳	"	۱۳
۱۸	شیخوپورہ	۵۶	۴۰	۱۹۹	۳۷	آزاد کشمیر	۱۴	۷	۲۲
۱۹	ملتان	۳۰	۱۸	۸۶	۳۸	ربوہ	"	"	۱۷۹۵
	بیرون پاکستان		۴			میزان	۷۳۲	۵۴۶	۴۳۳۸

سالانہ اجتماع ۱۳۵۲ھش ۱۹۷۳ء میں مجالس کی نمائندگی کی مجلس وار تفصیل

ضلع پشاور

۱- پشاور ۸
۲- نوشہرہ چھاؤنی ۹
۳- پبی ۲
۴- پشاور یونیورسٹی ۱
۵- بازید خیل ۱
۶- شبقدر ۱

ضلع مردان

۷- مردان ۴
۸- ٹوپی ۲

ضلع ہزارہ

۹- ایبٹ آباد ۳
۱۰- مانسہرہ ۲
۱۱- ہری پور ۵
۱۲- تربیلا ڈیم ۲

ضلع ڈیرہ اسماعیلخان

۱۳- ڈیرہ اسماعیلخان ۱

ضلع بنوں ×

ضلع کوہاٹ

۱۴- کوہاٹ ۳
۱۵- پاڑہ چنار ۲

ضلع راولپنڈی

۱۶- مسجد نور ۱۲
۱۷- مری ۳
۱۸- گوجر خان ۳
۱۹- واہ کینٹ ۶
۲۰- چہان ۲
۲۱- اسلام آباد ۱۶
۲۲- ٹیکسلا ۷
۲۳- راولپنڈی صدر ۴۰

ضلع جہلم

۲۴- جہلم ۱۱
۲۵- محمود آباد ۹
۲۶- بھون ۳
۲۷- کالا گوجراں ۱
۲۸- منگلا ڈیم ۱
۲۹- چپ بورڈ فیکٹری "

ضلع گجرات

۳۰- ترکھا "
۳۱- ڈنگہ "
۳۲- مرالہ ۱
۳۳- مونگ ۴
۳۴- بنگلا ۱۸ ۴
۳۵- منڈی بہاؤالدین ۶
۳۶- کالرا کلاں "
۳۷- شیخ پور ۳
۳۸- رجویا ۱
۳۹- گجرات ۹
۴۰- کھاریاں ۶
۴۱- رسول ۲
۴۲- شیخ پور ۱
۴۳- گولیکی ۳
۴۴- ککرالی ۱
۴۵- چک سکندر ۳
۴۶- دیونا ماجرہ ۲
۴۷- لنگے ۲
۴۸- شادیوال ۳
۴۹- جوکنا والی ۱
۵۰- دھیر کے کلاں ۴
۵۱- لالہ موسیٰ ۱
۵۲- سروکے ۳

ضلع کیمل پور

۵۳- کیمل پور ۵
۵۴- پنجند "

ضلع سرگودھا

۵۵- سرگودھا ۶۹
۵۶- بھیرہ ۵
۵۷- چک نمبر ۳۳ ج ب ملکے والا ۹
۵۸- چک نمبر ۹۹ شمالی ۲۲
۵۹- " نمبر ۲۵ جنوبی ۴
۶۰- " نمبر ۸ " ۲
۶۱- تخت ہزارہ ۲
۶۲- چک نمبر ۴۲ جنوبی ۴
۶۳- " نمبر ۳۵ " ۶
۶۴- " نمبر ۱ " ۳
۶۵- " نمبر ۹ شمالی پنیار ۴
۶۶- خوشاب ۴۴
۶۷- گھوگھیاٹ "
۶۸- چک نمبر ۹۸ شمالی ۲۴
۶۹- روڈہ ۳

۷۰۔ چک نمبر ۱۱۶ جنوبی	۱	۹۵۔ چک نمبر ۱۶۵ شمالی ہنگلا	۲۰	۱۱۹۔ لالیاں	۵	۱۴۳۔ چک ج ب ۸۸ حسیانہ	۸
۷۱۔ چک نمبر ۳۷ ″	۱۳	۹۶۔ جوہر آباد	۱	۱۲۰۔ گگی نو	۲	۱۴۴۔ جڑانوالہ	۴
۷۲۔ کوٹ مومن	۶	۹۷۔ چک نمبر ۵۲ شمالی	۸	۱۲۱۔ شورکوٹ	۷	۱۴۵۔ چک ج ب ۸۹ رتن	۲
۷۳۔ بھان امید علی ورک	۱	۹۸۔ چک نمبر ۴۹ جنوبی	۱	۱۲۲۔ احمد نگر	۲۶	۱۴۶۔ چک نمبر ۸۴ مرشمیر روڈ	۱
۷۴۔ ادرحمہ	۳	۹۹۔ ٹھٹھہ جوئیہ	۲	۱۲۳۔ ڈاور	۲	۱۴۷۔ چک نمبر ۹۶ گ ب	۸
۷۵۔ دودہ	۴	۱۰۰۔ چک نمبر ۴۶ شمالی	۹	۱۲۴۔ جہل بھٹیاں	۲	۱۴۸۔ چک نمبر ۵۵۹ گ ب	۴
۷۶۔ چک نمبر ۱۳۲ جنوبی	۱	۱۰۱۔ چک نمبر ۳۱ جنوبی	۱	۱۲۵۔ گھوڑی والا	۴	۱۴۹۔ سمندری	۲
۷۷۔ محمد آباد مجوکہ	۴	۱۰۲۔ چک نمبر ۸۸ شمالی	۶	۱۲۶۔ چاہ لدھیانہ	۱	۱۵۰۔ چک ج ب ۲۴۶ لوکھوال	۷
۷۸۔ چک نمبر ۶۹ شمالی	۱	۱۰۳۔ چک نمبر ۸۶ جنوبی	۱	۱۲۷۔ پکا نسوانہ	۱	۱۵۱۔ چک ج ب ۳۱۲ کھووالی	۷
۷۹۔ حویلی مجوکہ	۶	۱۰۴۔ بھابھڑہ	۶	۱۲۸۔ چھنی	۱۶	۱۵۲۔ چک ۲۱۹ گ ب گنڈا سنگھ والا	۲
۸۰۔ چک نمبر ۳۲ جنوبی	۱	۱۰۵۔ سرگودھا چھاؤنی	۴	۱۲۹۔ کوٹ قاضی	۱	۱۵۳۔ چک نمبر ج ب ۳۰ حسین پور	۲
۸۱۔ ہلال پور	۱	۱۰۶۔ ہجکہ	۶	۱۳۰۔ پھبیرو	۱	۱۵۴۔ چک نمبر ۲۷۸ گ ب	۲
۸۲۔ ساہیوال	۱	۱۰۷۔ چک نمبر ۶۲ جنوبی	۲	۱۳۱۔ شورکوٹ روڈ	۳	۱۵۵۔ چک نمبر ر ب ۱۹۶ لاٹھیانوالہ	۲۳
۸۳۔ رکھ چراگاہ بھیرہ	۱	۱۰۸۔ چک نمبر ۳۵	۱	۱۳۲۔ ۴۹۷ ج ب	۲	۱۵۶۔ چک نمبر ۶۴۶ گ ب	۲
۸۴۔ میانی	۱	۱۰۹۔ بستی مسلم شیخاں	۱	۱۳۳۔ چنڈ بھروانہ	۱	۱۵۷۔ چک ۶۹ گھسیٹ پور	۱۶
۸۵۔ چھنی تاجر ریحان	۴	۱۱۰۔ چاہ سردار والا	۳	۱۳۴۔ عنایت پور بھٹیاں	۱	۱۵۸۔ چک نمبر ۲۹۷ ج ب	۳
۸۶۔ چک نمبر ۶۴ جنوبی	۱	۱۱۱۔ چاہ جوگی	۱	**ضلع لائل پور**		۱۵۹۔ چک ۲۰۹ گ ب لودھی ننگل	۱
۸۷۔ شاہ پور سیکرٹیل	۱	۱۱۲۔ دھول بالا	۳	۱۳۵۔ لائل پور	۱۹۷	۱۶۰۔ چک نمبر ۲۹۵ گ ب	۵
۸۸۔ چک نمبر ۸۷ شمالی	۴	۱۱۳۔ بھلوال	۳	۱۳۶۔ چک نمبر ۱۲۱ گوکھووال	۷	۱۶۱۔ چک ۵۲۸ گ ب مانو پور	۲
۸۹۔ ″ نمبر ۸۱ جنوبی	۱	۱۱۴۔ چک نمبر ۳۰ شمالی	۲	۱۳۷۔ چک جھمرہ	۷	۱۶۲۔ چک نمبر ۲۵۴	۱
۹۰۔ ″ ″ ۳۹ D.B	۵	۱۱۵۔ سلانوالی	۱	۱۳۸۔ چک نمبر ۵۵ گ ب	۱	۱۶۳۔ چک نمبر ۵۲ گ ب	۲
۹۱۔ ″ ″ ۱۳۳ جنوبی	۵	**ضلع جھنگ**		۱۳۹۔ چک نمبر ۲۴۵ R.B کرتار پور	۳	۱۶۴۔ چک نمبر ۲۰ گ ب ماموں کانجن	۲
۹۲۔ قائد آباد	۱	۱۱۶۔ جھنگ شہر	۱۴	۱۴۰۔ چک نمبر ۵۶۵ گ ب	۴	۱۶۵۔ چک نمبر ۳۰۰ ج ب	۱
۹۳۔ چک نمبر M.B	۱	۱۱۷۔ جھنگ صدر	۱۹	۱۴۱۔ گوجرہ	۸	۱۶۶۔ چک ۲۶۶ کھرڑیانوالہ	۵
۹۴۔ چک نمبر ۲ T.D.A	۳	۱۱۸۔ چنیوٹ	۲۸	۱۴۲۔ چک ج ب ۴۳۳ دھیروکے	۱	۱۶۷۔ چک ۶۱ بیدیانوالہ	۱

۱۶۸۔ چک نمبر ۳۶۷ ج ب ۱
۱۶۹۔ چک نمبر ۸۲ گ ب ۱
۱۷۰۔ چک ج ب ۹۱ دھروڑ ۴
۱۷۱۔ چک نمبر ۲۹۶ ج ب ۱
۱۷۲۔ چک نمبر ۲۶۰ ج ب کلاں ۱
۱۷۳۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ ۱
۱۷۴۔ چک نمبر ۲۰۸ گ ب ۲
۱۷۵۔ چک نمبر ۲۳۰ ر ب ۱
۱۷۶۔ پیر محل ۵
۱۷۷۔ چک نمبر ۲۰۹ ر ب ۲
۱۷۸۔ چک نمبر ۱۲۵ ر ب ۱
۱۷۹۔ چک نمبر ۵۶۳ گ ب ۳
۱۸۰۔ چک نمبر ۲۰۳ ر ب ۲
۱۸۱۔ چک ر ب ۱۰۸ چوہڑوالا ۲
۱۸۲۔ چک ر ب ۱۰ رڑکا ۲
۱۸۳۔ چک ج ب ۶ شہباز پور ۲
۱۸۴۔ چک نمبر ۵ سٹھیالہ ۱
۱۸۵۔ چک ۲۳۳ کوٹھی جھنڈا سنگھ والا ۲
۱۸۶۔ چک ۶۴۵ گ ب کوٹ غلام محمد ۲
۱۸۷۔ چک ۱۰۱/۱۰۲ ر ب ۳
۱۸۸۔ چک نمبر ۱۰۹ ر ب ۱
۱۸۹۔ چک نمبر ۳۳ ج ب ۲
۱۹۰۔ چک نمبر ۴۷۱ گ ب ۱
۱۹۱۔ چک نمبر ۱۳۹ ر ب ۳
۱۹۲۔ چک نمبر ۱۴۷ ر ب ۳
۱۹۳۔ چک ۵ ج ب سٹھیانوالہ ۱
۱۹۴۔ چک نمبر ۴۲ ۲
۱۹۵۔ چک نمبر ۲۰ ر ب ۱
۱۹۶۔ چک نمبر ۲۲ ر ب ۱

ضلع میانوالی

۱۹۷۔ میانوالی ۸
۱۹۸۔ بھکر ۴
۱۹۹۔ لیاقت آباد ۲
۲۰۰۔ داؤدخیل ۱
۲۰۱۔ چک نمبر ۷ M.L ۱
۲۰۲۔ چک نمبر ۴۷ T.D.R ۲

ضلع لاہور

۲۰۳۔ اسلامیہ پارک ۵۰
۲۰۴۔ قصور ۸
۲۰۵۔ ہانڈو گوجر ۳
۲۰۶۔ ہڈیارہ ۱
۲۰۷۔ مغلپورہ ۶۶
۲۰۸۔ کماس ۳
۲۰۹۔ بھلیر ۲
۲۱۰۔ شمس آباد ۲
۲۱۱۔ کھریپڑ ۲
۲۱۲۔ شاہدرہ ٹاؤن ۷
۲۱۳۔ اصل گروکے ۳
۲۱۴۔ جاہمن ۲
۲۱۵۔ بھائی پھیرو ۱
۲۱۶۔ باٹا پور ۲
۲۱۷۔ اڈہ چھبیل ۱
۲۱۸۔ کوٹ محمد امیر ۱
۲۱۹۔ دھوپ سڑی ۱
۲۲۰۔ لدھیکے نیویں ۱
۲۲۱۔ جوڑہ ۱
۲۲۲۔ سانگرہ ۱
۲۲۳۔ پتوکی ۱۶
۲۲۴۔ ماڈل ٹاؤن ۴۲
۲۲۵۔ شاہدرہ فیکٹری ۸
۲۲۶۔ للیانی ۱
۲۲۷۔ رائے ونڈ ۱
۲۲۸۔ کھڈیاں ۵
۲۲۹۔ دہلی دروازہ ۲۶
۲۳۰۔ دارالذکر ۵۰
۲۳۱۔ چونیاں ۲
۲۳۲۔ ستوکی ۲
۲۳۳۔ رکھ شیخ کوٹ ۱

ضلع سیالکوٹ

۲۳۴۔ سیالکوٹ ۳۰
۲۳۵۔ پسرور ۵
۲۳۶۔ ڈسکہ ۱۹
۲۳۷۔ ناروال ۴
۲۳۸۔ کوٹ کریم بخش ۱
۲۳۹۔ داتہ زیدکا ۱
۲۴۰۔ گھٹیالیاں کلاں ۳
۲۴۱۔ بدوملہی ۸
۲۴۲۔ کلاسوالہ ۱
۲۴۳۔ قلعہ صوبہ سنگھ ۸
۲۴۴۔ چندرکے منگولے ۲
۲۴۵۔ بھڑتانوالہ ۱
۲۴۶۔ ملیانوالہ ۱
۲۴۷۔ راہوکے ۲
۲۴۸۔ ڈنڈپور کھرولیاں ۱
۲۴۹۔ ڈگری گھمناں ۳
۲۵۰۔ مالوکے بھگت ۲
۲۵۱۔ کوٹ آغا ۴
۲۵۲۔ پنڈی بھاگو ۱
۲۵۳۔ موسے والا ۳
۲۵۴۔ گھنوکے ججہ ۲
۲۵۵۔ لدھڑ کرم سنگھ ۳
۲۵۶۔ عزیز پور ڈگری ۳
۲۵۷۔ صابو بھڈیار ۲
۲۵۸۔ دھرگ ۲
۲۵۹۔ ڈیریانوالہ ۵
۲۶۰۔ سمبڑیال ۱
۲۶۱۔ ترکہ سیال ۱
۲۶۲۔ تلونڈی بھنڈراں ۲
۲۶۳۔ شہدی پور ۱
۲۶۴۔ کوٹ گھمن ۱

۲۶۵- مالو کے تتلے ۲
۲۶۶- کھریا ۱
۲۶۷- رائے پور ۳
۲۶۸- بلے گکھانوالی ۱
۲۶۹- میانوالی خانانوالی ۱
۲۷۰- بھوڈی ملیاں ۳
۲۷۱- گھٹیالیاں خورد ۲
۲۷۲- کوٹلی نتھوہلی ۱
۲۷۳- ملو کے ۱
۲۷۴- بھرو کے کلاں ۳
۲۷۵ جاکھے چیمہ ۱
۲۷۶- دھدھو بسرا ۱
۲۷۷- ننگل رندھیر والا ۱
۲۷۸- بکھو بھٹی ۳
۲۷۹- چونڈہ ۸
۲۸۰- مانگا ۲
۲۸۱- بھاگووال ۱
۲۸۲- اونچا پہاڑ ننگ ۱
۲۸۳- فتو کے ۱
۲۸۴- کوٹ گوندل ۲
۲۸۵- میانوالی سندھو ۱
۲۸۶- باٹھانوالہ ۱
۲۸۷- بکھی کے نوادے ۱
۲۸۸- ششکو گوڈھ ۱
۲۸۹- میادی نانوں ۲

ضلع گوجرانوالہ

۲۹۰- گوجرانوالہ ۴۸
۲۹۱- ترگڑھی ۱۵
۲۹۲- موہلن کے ۱
۲۹۳- حافظ آباد ۱۳
۲۹۴- وزیر آباد ۴
۲۹۵- تلونڈی راہوالی ۲
۲۹۶- گکھڑ منڈی ۱
۲۹۷- مدرسہ چٹھہ ۳
۲۹۸- مانگٹ اونچے ۲۹
۲۹۹- فیروزوالہ ۴
۳۰۰- تلونڈی کھجوروالی ۶
۳۰۱- پریم کوٹ ۱
۳۰۲- چک چٹھہ ۶
۳۰۳- ڈاہرانوالی ۳
۳۰۴- پیر کوٹ ثانی ۵
۳۰۵- قیام پور ورکاں ۲
۳۰۶- بھرٹی شاہ رحمان ۱
۳۰۷- گرمولا ورکاں ۲۰
۳۰۸- دولووالی ۱
۳۰۹- لویری والہ ۱
۳۱۰- چک پٹھان ۱
۳۱۱- پھنی جاناں ۴
۳۱۲- نوشہرہ ورکاں ۱
۳۱۳- تلونڈی موسے خان ۲
۳۱۴- علی پور چٹھہ ۱
۳۱۵- کھیوے والی خورد ۱
۳۱۶- پھلوکی ۳
۳۱۷- سادھوکی ۲
۳۱۸- سکھیکی منڈی ۱
۳۱۹- بھاکا بھٹیاں ۱
۳۲۰- جنڈوکی ۱
۳۲۱- پنڈی بھٹیاں ۱

ضلع شیخوپورہ

۳۲۲- شیخوپورہ ۳۳
۳۲۳- چک ۱۸ بہوڑو ۱۰
۳۲۴- ننکانہ صاحب ۸
۳۲۵- سانگلہ ہل ۲۰
۳۲۶- چوہڑکانہ ۵
۳۲۷- بھینی شرقپور ۱
۳۲۸- چک ۱۱ بہوڑو ۵
۳۲۹- دھانہ والی ۶
۳۳۰- گرمولا ۵
۳۳۱- کوتو ۱۴
۳۳۲- نواں کوٹ ۴
۳۳۳- پکھی آنا ۲
۳۳۴- چک ۵ رتیال ۱
۳۳۵- چک ۳/۵۲ ۱
۳۳۶- آنبہ ۵
۳۳۷- گجر ۵
۳۳۸- کوٹ رحمت خان ۳
۳۳۹- چک ۴۵ مڑ ۷
۳۴۰- بیداد پور ۴
۳۴۱- سٹھیالی خورد ۲
۳۴۲- چک ۱۰/۶۳ ۱
۳۴۳- سیدوالا ۷
۳۴۴- چک ۲۹۲ رام پورہ ۱
۳۴۵- جھنگڑ حاکم والا ۶
۳۴۶- مرید کے ۷
۳۴۷- واربرٹن کرم پور ۱
۳۴۸- چوڑا سگھر ۳
۳۴۹- شاہ کوٹ ۳
۳۵۰- کوٹ دیال داس ۲
۳۵۱- نارنگ منڈی ۵
۳۵۲- چک ۲۳/۷۵ ۲
۳۵۳- رنگڑ ننگل ۱
۳۵۴- باڑیانوالہ ۲
۳۵۵- چک ۱۶ ۱
۳۵۶- کالیہ ۴
۳۵۷- کیلے ۲
۳۵۸- ڈیرہ دادیوترے ۱
۳۵۹- کوٹ عبدالمالک ۶
۳۶۰- غازی اندرون ۲
۳۶۱- تانو ڈوگر ۱

ضلع ملتان		۳۸۵- صدر گوگیرہ	۲	ضلع ڈیرہ غازیخان		۴۳۱- چک ۱۰۲/6.R	۲
۳۶۲- ملتان	۳۸	۳۸۶- چک ۳۱/11.L	۴	۴۰۹- ڈیرہ غازیخان	۶	۴۳۲- چک ۱۸۴/7.R	۱
۳۶۳- لودھراں	۵	۳۸۷- چک ۳۶۳/E.B	۱	۴۱۰- بستی زنداں	۴	۴۳۳- چک ۱۶۰/7.R	۱
۳۶۴- خانیوال	۶	۳۸۸- پاکپتن	۳	۴۱۱- بستی مندرانی	۱	۴۳۴- چک ۳۲۷/H.R	۱
۳۶۵- بوریوالہ	۲	۳۸۹- چک ۱۳۷/9.L	۳	۴۱۲- بشیر آباد	۱	۴۳۵- چک ۱۰۳/6.R	۲
۳۶۶- دنیاپور	۸	۳۹۰- چیچہ وطنی	۱	۴۱۳- راجن پور	۱	۴۳۶- فورٹ عباس	۱
۳۶۷- چک 543/E.B	۵	۳۹۱- چک ۳۷۳/E.B	۱	۴۱۴- بستی احمد پور	۱	۴۳۷- 56-4R	۲
۳۶۸- کوٹھے والا چاہ کرم چند	۳	۳۹۲- دیپالپور	۱	۴۱۵- بستی بزدار	۱	۴۳۸- ہارون آباد	۲
۳۶۹- کبیر والا	۱	۳۹۳- قبولہ	۱	۴۱۶- بستی سہرانی	۱	۴۳۹- 241/H.L	۱
۳۷۰- وہاڑی منڈی	۵	۳۹۴- چک ۲۸۵/E.B	۱	ضلع بہاولپور		۴۴۰- 30/3.R	۱
۳۷۱- چک ۱۷	۱	۳۹۵- گگو منڈی	۳	۴۱۷- بہاول پور	۸	۴۴۱- 12/1.R	۱
۳۷۲- چک ۳۴۴/W.B	۱	۳۹۶- حویلی لکھا	۱	۴۱۸- ۸۲ نہر فتح	۱	۴۴۲- 268/1.R	۳
۳۷۳- چک ۵۴۹/E.B	۲	۳۹۷- میرک	۳	۴۱۹- ۱۶۶ نہر مراد	۱	۴۴۳- 111/6.R	۱
۳۷۴- پیراں غائب	۱	ضلع مظفرگڑھ	۱	۴۲۰- ۱۹۲ مراد	۱	ضلع رحیم یارخان	
۳۷۵- حسن پور	۳	۳۹۸- مظفرگڑھ	۲	۴۲۱- 23/D.N.B	۳	۴۴۴- بھچول	۲
۳۷۶- چک ۲۹۰/W.B	۱	۳۹۹- لیہ	۴	۴۲۲- سمہ سٹہ	۲	۴۴۵- چک ۳۲۷/N.B غربی	۱
۳۷۷- چک ۱۳ V	۱	۴۰۰- علی پور گھلواں	۸	۴۲۳- قائم پور	۱	۴۴۶- ڈھنڈی	۱
۳۷۸- جہانیاں منڈی	۲	۴۰۱- 170A/T.D.A	۱	ضلع بہاولنگر		۴۴۷- چک ۲۱۱/P	۱
۳۷۹- چک ۱۶۳/W.B	۱	۴۰۲- 130 T.D.A	۱	۴۲۴- بہاولنگر	۱	۴۴۸- صادق آباد	۱
ضلع ساہیوال		۴۰۳- 268 T.D.A	۲	۴۲۵- چک ۱۳۱ مراد	۱	۴۴۹- چک ۳۲/N.B شرقی	۱
۳۸۰- ساہیوال	۶	۴۰۴- کوٹ ادو	۱	۴۲۶- چک ۱۶۶ مراد	۱	ضلع سکھر	
۳۸۱- اوکاڑہ	۸	۴۰۵- 375/T.D.A	۲	۴۲۷- چک ۱۶۸ مراد	۲	۴۵۰- سکھر	۱
۳۸۲- عارف والا	۱	۴۰۶- 159/T.D.A	۱	۴۲۸- چک ۲۲۳/9.R	۱	۴۵۱- روہڑی	۲
۳۸۳- چک ۲۴۵/E.B	۲	۴۰۷- چوبارہ	۱	۴۲۹- چک ۱۹۹/7.R	۲	۴۵۲- شکارپور	۱
۳۸۴- چک ۲/11.L	۱۰	۴۰۸- چک ۳۰۱	۱	۴۳۰- چک ۹۴/6.R	۲		

ضلع جیکب آباد

۴۵۳ - جیکب آباد — ۱

ضلع لاڑکانہ

۴۵۴ - لاڑکانہ — ۴

۴۵۵ - باڈہ — ۱

۴۵۶ - انور آباد — ۴

۴۵۷ - کھنڈو — ۲

۴۵۸ - گوڑ گیج — ۱

۴۵۹ - گوٹھ جام خاں چانڈیو — ۲

۴۶۰ - وارہ — ۴

۴۶۱ - گوٹھ غلام محمد پنجابی — ۱

ضلع دادو

ضلع خیرپور

۴۶۲ - خیرپور — ۱

۴۶۳ - گوٹھ نتھے خان — ۱

۴۶۴ - کرونڈی — ۵

۴۶۵ - گوٹھ علی محمد — ۱

۴۶۶ - جمال پور — ۱

۴۶۷ - گوٹھ سیٹھ محمد صادق — ۱

ضلع نواب شاہ

۴۶۸ - نواب شاہ — ۵

۴۶۹ - باندھی — ۴

۴۷۰ - کنڈیارو — ۱

۴۷۱ - قمر آباد — ۲

۴۷۲ - مورو — ۱

۴۷۳ - چک ۲۱ع دودھ — ۱

۴۷۴ - قاضی احمد — ۱

۴۷۵ - دوڑ رسول بخش — ۱

۴۷۶ - گوٹھ بشیر احمد — ۱

۴۷۷ - رحمان آباد — ۱

۴۷۸ - مہدی آباد — ۲

۴۷۹ - بھریا روڈ — ۱

۴۸۰ - گوٹھ مولوی عبدالسلام — ۱

۴۸۱ - ٹبہ عیدن — ۱

ضلع حیدرآباد

۴۸۲ - حیدرآباد — ۱۸

۴۸۳ - بدین — ۱

۴۸۴ - بشیر آباد اسٹیٹ — ۲

۴۸۵ - ظفر آباد توکا — ۱

۴۸۶ - ظفر آباد لابنی — ۲

۴۸۷ - سنجر چانگ — ۲

۴۸۸ - کوٹ احمدیاں — ۸

۴۸۹ - ٹنڈو محمد خان — ۱

۴۹۰ - ٹنڈو غلام علی — ۱

۴۹۱ - نواں کوٹ احمدیاں — ۱

۴۹۲ - ظفر آباد لابنی نئی — ۱

۴۹۳ - مبارک آباد — ۱

ضلع سانگھڑ

۴۹۴ - سانگھڑ — ۲

۴۹۵ - گوٹھ احمد پور — ۱

۴۹۶ - گوٹھ فتح پور — ۲

۴۹۷ - گوٹھ سلطان پور — ۱

۴۹۸ - چک ۲۴ گوٹھ چوہدری عبدالغنی — ۱

ضلع تھرپارکر

۴۹۹ - میرپور خاص — ۲

۵۰۰ - جمیس آباد — ۱

۵۰۱ - چک ۲۷۸ الف — ۱

۵۰۲ - ڈگری — ۱

۵۰۳ - چک ۱۵۱ — ۱

۵۰۴ - نوکوٹ بشمول گوٹھ ابراہیم آباد — ۲

۵۰۵ - نور نگر فارم — ۲۰

۵۰۶ - محمد آباد اسٹیٹ — ۲

۵۰۷ - احمد آباد اسٹیٹ — ۱

۵۰۸ - نبی سر روڈ — ۲

۵۰۹ - محمود آباد اسٹیٹ — ۲

۵۱۰ - کنزی — ۲

۵۱۱ - ناصر آباد اسٹیٹ — ۲

۵۱۲ - کریم نگر فارم — ۳

۵۱۳ - پھیرو چیچی — ۱

۵۱۴ - نصرت آباد — ۱

۵۱۵ - گوٹھ احمدیہ — ۱

۵۱۶ - شریف آباد — ۱

۵۱۷ - لطیف نگر فارم — ۲

۵۱۸ - گوٹھ سیٹھ عزیز احمد — ۱

۵۱۹ - گوٹھ میاں جان محمد — ۱

۵۲۰ - اسلام پور بھٹیاں — ۱

۵۲۱ - مصطفیٰ آباد فارم — ۱

۵۲۲ - نفیس نگر فارم — ۱

۵۲۳ - طارق آباد — ۱

۵۲۴ - مجتبیٰ آباد — ۱

۵۲۵ - فضل آباد — ۱

ضلع کراچی

۵۲۶ - مارٹن روڈ — ۱۵

۵۲۷ - ڈرگ روڈ — ۱۷

۵۲۸ - ملیر — ۷

۵۲۹ - کورنگی ٹاؤن — ۳

۵۳۰ - سوسائٹی — ۱۲

۵۳۱ - ناظم آباد — ۱۲

۵۳۲ - عزیز آباد — ۱۸

۵۳۳ - صدر کراچی — ۱۵

کوئٹہ

۵۳۴ - کوئٹہ — ۱۳

آزاد کشمیر

۵۳۵ - کوٹلی — ۶

۵۳۶ - میرپور — ۵

۵۳۷ - بھابھڑہ — ۱

۵۳۸ - آرام باڑی — ۱

۵۳۹ - میرا بھڑکا — ۴

۵۴۰ - خلیل آباد	۲
۵۴۱ - دھولیاں جٹاں	۳
۵۴۲ - ربوہ	۱۷۹۵
بیرونِ پاکستان	
۵۴۳ - بحرین	
۵۴۴ - لنڈن	۱
۵۴۵ - افریقہ	۱
۵۴۶ - کوپن ہیگن (ڈنمارک)	۲

سالانہ اجتماع ۱۳۵۲ھش / ۱۹۷۳ء کے موقعہ پر سائیکلوں پر آنیوالی مجالس اور خدام کا ضلعوار گوشوارہ

نمبر شمار	نام ضلع	مجالس	سائیکل سوار
۱	کراچی	۷	۱۱
۲	تھرپارکر	۹	۲۴
۳	حیدرآباد	۶	۱۲
۴	نوابشاہ	۱	۲
۵	راولپنڈی	۲	۱۷
۶	لاہور	۱۹	۸۹
۷	سیالکوٹ	۹	۱۶
۸	لائل پور	۱۳	۱۴۴
۹	گوجرانوالہ	۶	۳۳
۱۰	سرگودھا	۱۵	۲۱۰
۱۱	ملتان	۸	۲۵
۱۲	میانوالی	۱	۲
۱۳	گجرات	۲	[illegible]
۱۴	جھنگ	۳	۲۵
۱۵	جہلم	۲	۱۰
۱۶	ساہیوال	۱	۸
۱۷	شیخوپورہ	۱۶	۵۱
۱۸	مظفر گڑھ	۳	۱۱
	میزان	۱۲۴	۶۹۳

سالانہ اجتماع میں نمائندگی کا پانچسالہ گوشوارہ

سال	کُل مجالس جو شامل ہوئیں	کُل خدام جو شامل ہوئے
سال ۱۳۴۸ھش / ۱۹۶۹ء	۲۴۷	۲۵۰۰
سال ۱۳۴۹ھش / ۱۹۷۰ء	۴۱۳	۳۰۰۰
سال ۱۳۵۰ھش / ۱۹۷۱ء	۴۲۸	۳۱۰۲
سال ۱۳۵۱ھش / ۱۹۷۲ء	۵۵۶	۳۷۸۹
سال ۱۳۵۲ھش / ۱۹۷۳ء	۵۴۶	۴۳۳۹

سالانہ اجتماع اطفال میں نمائندگی

	سنہ ۱۳۵۱ ہش ۱۹۷۲ء	سنہ ۱۳۵۲ ہش ۱۹۷۳ء
حاضری مجالس۔	۱۱۲	۱۸۲
اطفال بیرون۔	۵۰۵	۹۶۵
اطفال ربوہ۔	۱۴۰۲	۱۴۰۰
کل حاضر اطفال۔	۱۹۰۷	۲۳۶۵

قائدین کرام کی توجہ کیلئے

ماہانہ کارگزاری کی رپورٹ بھجوانا قائدین مجالس کی اہم ذمہ داری ہے۔ قائدین اس طرف توجہ فرمائیں اور اپنی مجلس کی رپورٹ کارگزاری جلد از جلد مرکز کو ارسال فرمائیں!۔

معتمد

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

بدوملہی ضلع سیالکوٹ سے
سائیکل سواروں کی آمد

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سائیکل سفر کی جو تحریک جاری فرمائی ہے مجالس اس طرف خصوصی توجہ دے رہی ہیں۔ مکرم مفتی احمد صادق صاحب مربی سلسلہ احمدیہ بدوملہی تحریر فرماتے ہیں:۔

"۱۷ر نومبر ۱۹۷۳ء کو صبح ۸½ بجے ۶ خدام ۲۲ اطفال اور ۲۔ انصار بھائیوں پر مشتمل سائیکل سواروں کا مختصر سا قافلہ قائد خدام الاحمدیہ بدوملہی کی زیر قیادت روانہ ہوا اور ۱۸ر نومبر کی شام کو پونے چھ بجے اپنے ساتھ ۵ من روئی بھی سائیکلوں پر باندھے ربوہ پہنچا۔

بدوملہی سے منڈی مرید کے تک ۳۰ میل کا راستہ کچا اور انتہائی دشوار گزار تھا۔ بعض جگہ سائیکل سے اتر کر اُسے کھینچنا بھی مشکل ہوتا تھا مگر سب دوستوں نے بڑی بشاشت کے ساتھ یہ راستہ طے کیا۔

ایک خادم جو سائیکل چلانے میں نوآموز تھے وہ بھی گرتے پڑتے سب دوستوں کے ساتھ ہی ربوہ پہنچے۔

(مہتمم اشاعت)

معذرت

رسالہ "خالد" اور رسالہ "تشحیذ الاذہان"
ماہ نومبر ۷۳ء بعض مجبوریوں کے پیشِ نظر اپنی مقررہ تاریخوں پر شائع نہیں ہو سکے جس کے لئے ادارہ معذرت خواہ ہے۔ براہِ کرم قارئین خالد و تشحیذ الاذہان اور ایجنٹ صاحبان اس غیر معمولی تاخیر کو نظر انداز کر کے ممنون فرمائیں۔ انشاء اللہ آئندہ رسائل کی بروقت اشاعت کا انتظام کیا جائے گا۔

مینجر
خالد و تشحیذ الاذہان ربوہ

مبشر میڈیکو
نشتر روڈ ــــ ملتان
ہر قسم کی ادویات کا دن رات کھلا رہنے والا واحد مرکز
مریضوں کے لیئے
ایمبولینس کا ۲۴ گھنٹے انتظام!
ٹیلیفون نمبر:- ۲۴۶۲

ہر قسم کی اعلیٰ کوالٹی کا کپڑا
پاپلین - لٹھا - کیمرک - فلالین - زنگدار و پرنٹ بنواکر نے لے
سفینہ ڈائنگ اینڈ پرنٹنگ ورکس
مقبول روڈ - لائل پور
فون ملز - ۶۹۴۹
فون آفس - منڈر گلی ۲۴۸۳
فون آفس - گول کپڑا : ۲۳۵۷
ہر شہر کی مارکیٹ سے سفینہ کا مال طلب کریں